ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۳ر جنوری ۱۹۹۷ء شمارہ ۱

۲۳ر شعبان ۱۴۱۷ ہجری - ۳ر صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی

تبلیغ کریں تو دین کا علم خود بخود ساتھ بڑھتا ہے

زبانوں میں مہارت حاصل کریں۔ قرآن کریم کا جو حصہ بھی یاد کریں اس کا ترجمہ بھی سیکھیں۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت سے متعلق ہدایات

نہایت دلچسپ مجالس سوال و جواب

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی چند جھلکیاں)

(قسط نمبر ۴)

مسجد ناصر گاتھن برگ میں ۳ دسمبر ۱۹۹۶ء کو صبح دس بجے سے بارہ بجے تک بائیس خاندانوں کے افراد نے حضور ایدہ اللہ سے انفرادی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد چھوٹے بچے بچیوں کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ چند بچیوں نے نظم "تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم" کے چند اشعار پڑھے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان اشعار کا مطلب پوچھا اور پھر تفصیل سے پہلے شعر کا مطلب سمجھایا اور ایک کہانی بھی سنائی جس میں وفا کا سبق دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ جو بھی شعر یا نظمیں یاد کریں ان کا مطلب بھی سیکھا کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے سویڈش زبان میں تراجم کی اہلیت پیدا کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ناروے میں خدا کے فضل سے بہت اچھے ترجمہ کرنے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ اسی طرح جرمنی میں نوجوان بچے اور بچیاں ہیں جو بہترین ترجمہ کرتے ہیں وہ اردو سے بھی جرمن زبان میں ترجمہ کر لیتے ہیں اور انگریزی سے بھی۔ اور اب وہ کتابوں کے تراجم بھی کرتے ہیں تو سویڈن میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اردو بہت اچھی سیکھیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اردو میں ہیں اور خلفاء کی اکثر تحریرات بھی اردو میں ہیں۔ اس لئے اردو سے براہ راست سویڈش میں ترجمہ کی اہلیت پیدا کریں۔ اب تک ڈاکٹر قانتہ ترجمہ کرنے والی ہیں جو بہت اچھا ترجمہ کرتی ہیں لیکن انہیں اردو نہیں آتی۔ انگریزی ترجمہ میں جو غلطیاں رہ جاتی ہیں وہ پھر آگے بھی چلتی ہیں اور ایک ترجمہ سے اگر مزید آگے دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا جائے تو اس کا مزا نہیں آتا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ نئی نسل یہ کام خود سنبھالے۔

حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لحاظ سے بھی آپ لوگ پیچھے ہیں کیونکہ احمدی بچے، بچیاں اپنے اردگرد تبلیغ نہیں کر رہے۔ حضور نے ایک بچے سے تلاوت قرآن کریم سنی اور بچوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ جو حصہ قرآن کریم سے یاد کریں اس کا ترجمہ بھی سیکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر بچے کو سورہ فاتحہ مع ترجمہ اس طرح یاد ہونی چاہئے کہ جب نماز میں پڑھیں تو خود بخود ترجمہ ذہن میں آ رہا ہے۔ حضور نے کلاس میں جائزہ لیا کہ کتنے بچے ہیں جنہیں سورہ فاتحہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

عفو سے پہلے دل کا قوی ہونا ضروری ہے

جسے اپنے غصے پر قابو نہیں ہے وہ غیروں سے عفو سے پیش آ ہی نہیں سکتا

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۰ر دسمبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۲۰ دسمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الاعراف کی آیات ۲۰۰ اور ۲۰۱ کی تلاوت فرمائی اور ان آیات کی تفصیل بیان فرمانے سے قبل بتایا کہ آج جماعت احمدیہ فجی کا سالانہ جلسہ شروع ہو رہا ہے جس میں مقامی فیجین کی بعض نئی جماعتوں کے افراد کے علاوہ دور دور سے احباب شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ خطبہ میں ان کا ذکر ہو جائے تو یہ ان کی حوصلہ افزائی اور دلداری کا موجب ہوگا۔ چنانچہ حضور نے ازراہ شفقت اپنی طرف سے اور تمام دنیا کی جماعتوں کی طرف سے ان سب شامل ہونے والوں کو اہلاً و سہلاً و مرحبا اور السلام علیکم کا پیغام دیا۔

حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں مختلف پہلوؤں سے وہی مضمون بیان ہوا ہے جو میں پہلے بیان کرتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کہہ دے کہ عفو پر قائم ہو جا اور اس کے ساتھ معروف طور پر جو اچھی باتیں ہیں ان کا بھی حکم دیتا رہ۔ حضور نے فرمایا کہ عفو میں اصلاح کا معنی قرآن شریف سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ عفو کا مطلب ہے کہ اس کے نتیجہ میں نہ اپنے دل پر میل

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مختصرات کے عنوان سے اس کالم میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (ایم ٹی اے) انٹرنیشنل پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری بغرض ریکارڈ پیش کی جاتی ہے۔ اس پروگرام میں ہر ہفتہ کے روز حضور ایدہ اللہ کے ساتھ بچوں کی کلاس منعقد ہوتی ہے۔ اتوار کو انگریزی دان احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوتی ہے۔ سوموار اور منگل دو دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ترجمۃ القرآن کی کلاس لیتے ہیں۔ بدھ اور جمعرات کو ہومیوپیتھی کلاسز ہوتی ہیں اور جمعۃ المبارک کو اردو دان احباب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوتی ہے۔

رمضان المبارک میں حسب سابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر روز (ماسوائے جمعۃ المبارک کے) قرآن کریم کا درس ارشاد فرمائیں گے جو ساڑھے گیارہ بجے سے ظہر کی نماز تک جاری رہے گا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر ہوا کرے گا۔ ہمیں امید ہے کہ احباب اس درس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

ہفتہ، ۱۴ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی جس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اور نظم بھی پڑھی گئی بعد ازاں ایک بچے نے جو اپنے والدین کے ساتھ حج کرنے گیا تھا وہاں کے تاثرات تقریر کی صورت میں بتائے۔ پھر ۴ بچیوں نے "قادیان دارالامان" کے عنوان پر خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

اتوار، ۱۵ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

آج کے دن انگریزی دان احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات دیئے۔

☆ کیا اسلام میں وفات شدہ کو کفن میں ڈال کر دفنانے کا حکم ہے؟

☆ یو۔ این۔ او۔ کے نئے جنرل سیکرٹری کے تقرر پر اخبارات اپنی اپنی رائے پیش کر رہے ہیں کہ یہ عہدہ ایک عذاب ہے۔ حضور کی اس بارہ میں کیا رائے ہے؟

☆ کیا نئے احمدیوں کے لئے اسلامی نام رکھنے ضروری ہیں؟

☆ یوم قیامت سے کیا مراد ہے؟

☆ احمدی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے طبعی وفات پائی۔ کیا انہوں نے شادی کی تھی اور کیا ان کی اولاد بھی تھی؟

☆ کیا اسلامی ملک میں عورت کا سربراہ ہونا جائز ہے؟

☆ اس دنیا کے علاوہ کائنات میں اور کسی جگہ کوئی مخلوق موجود ہے؟

☆ روح سے کیا مراد ہے؟

☆ ہم افریقن ایم ٹی اے پر جب نظمیں سنتے ہیں تو اس کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ساتھ ساتھ دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے؟

☆ میں نے احمدیت قبول کی ہے۔ میرے والدین نے نہیں کی۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا سلوک ہوگا؟

☆ بائبل میں لکھا ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نکل سکتا ہے لیکن ایک امیر شخص خدا کی بادشاہت یعنی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس بارہ میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟

سوموار و منگل، ۱۶ر و ۱۷ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کلاسز نمبر ۱۶۷ اور ۱۶۸ منعقد ہوئیں۔ جن میں علی الترتیب پہلے دن کی کلاس میں سورۃ انبیاء کی آیات ۸ تا ۳۴ اور دوسرے دن اسی سورۃ کی آیات ۳۵ تا ۴۷ کی تلاوت اور ترجمہ کیا۔

بدھ و جمعرات، ۱۸ و ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء:

ان دنوں میں حسب معمول حضور انور نے ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاسز لیں جو علی الترتیب کلاس نمبر ۱۹۴ اور ۱۹۵ تھیں۔

جمعۃ المبارک، ۲۰ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

حضور انور کی اردو بولنے والے احباب سے سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں درج ذیل سوالات کے جوابات حضور انور نے عطا فرمائے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:۔ (سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی چند جھلکیاں)

باترجمہ آتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی تربیتی کلاسز میں فرفر کر کے آگے نہ نکلا کریں۔ نصاب اتنا ہی رکھیں جتنا اس عرصہ کے اندر بچوں کو یاد کرواسکیں۔ حضور نے سورہ فاتحہ کے مطالب مثال کے طور پر قدرے تفصیل سے بچوں کو سمجھائے اور تاکیدی ہدایت فرمائی کہ بغیر ترجمہ کے کچھ بھی یاد نہیں کرنا۔ جو بھی یاد کریں اس کا ترجمہ سیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ کوئی بچہ مجھے تلاوت، نظم وغیرہ بغیر ترجمہ کے نہ سنائے۔

اسی شام ۴ بجے حضور ایدہ اللہ نے سویڈش زبان سکھانے کی ایک کلاس میں شرکت فرمائی جس میں عزیزم عتیق ورک صاحب نے افراد قافلہ کو سویڈش سکھانے کی کوشش کی۔ حضور انور نے کلاس کے دوران بتایا کہ کس طریق سے زبان سکھانی چاہئے۔

پانچ بجے ینگ لجنہ کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے انہیں بھی زبان میں مہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ میں نے جو کام آپ کے سپرد کیا ہے وہ بہت بلند معیار کا ہے اس کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔ اردو روانی سے پڑھنا اور لکھنا سیکھیں۔ پھر ترجمے شروع ہونگے۔ لیکن ترجمے کی پریکٹس پہلے شروع ہو جانی چاہئے۔ مثلاً کیسٹس میں کوئی بات سنیں پھر اس کا ترجمہ کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے لئے ٹیمیں بنائیں۔ ناروے میں ٹیمیں بنانے کی وجہ سے اچھا کام ہوا ہے۔ ابھی تک سویڈن میں ہمارا انحصار ترجمہ کے لئے ڈاکٹر قانتہ صاحبہ پر ہے مگر انہیں اردو نہیں آتی۔ ہو سکتا ہے انہوں نے انگریزی سے بہت اچھا ترجمہ کیا ہو لیکن انگریزی ترجمے میں جو غلطی رہ گئی ہے وہ آگے چل جائے گی اس لئے ضرورت ہے کہ براہ راست اردو سے ترجمے کریں تا کہ اچھے ترجمے ہوں۔ اس غرض سے محنت کریں۔ پہلے چھوٹے چھوٹے ترجمے کریں تو انشاء اللہ اس سے جماعت کی آئندہ ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

حضور نے ینگ لجنہ کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ابھی تک یہاں تبلیغ کی طرف توجہ نہیں ہے۔ جو احمدی بچیاں تبلیغ شروع کر دیتی ہیں ان کی کلچر محفوظ ہو جاتی ہے۔ وہ باہر کھینچے جانے کی بجائے اندر کھینچتی ہیں۔ تبلیغ کریں تو دین کا علم خود بخود ساتھ بڑھتا ہے۔ سب سے اچھا طریق دین کا علم بڑھانے کا تبلیغ ہے۔ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ سویڈش زبان کے ترجمے والی جو آڈیو ویڈیو کیسٹس ہیں انہیں اپنے پاس جمع کریں۔ ینگ لجنہ کی ایک اپنی تبلیغی کیسٹس کی لائبریری بن سکتی ہے۔ پھر اس سے عاریۃً لے کر دوسرے اپنی ضروریات پورا کر سکتے ہیں۔

یہ کلاس نماز مغرب وعشاء تک جاری رہی۔ نمازوں کے بعد حضور ایدہ اللہ ایک مجلس سوال وجواب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے جس کا ایک مقامی ہوٹل میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس مجلس میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمان مدعو تھے۔ یہ مجلس اردو زبان میں منعقد ہوئی جس کا ساتھ ساتھ سویڈش زبان میں ترجمہ عبدالکریم لون صاحب کو کرنے کی سعادت ملی۔

☆ ایک غیر مسلم مہمان نے کہا کہ وہ مصر گئے تو انہیں وہاں مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کیا اسلامی تعلیمات میں ایسا کوئی حکم ہے کہ غیر مسلم مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہرگز ایسا کوئی حکم نہیں ہے جس کی بناء پر کسی غیر مسلم کو مسجد میں داخل ہونے سے روکا جاسکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرکین بھی مسجد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر سوال پوچھ لیا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ مصر کی وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے زیادہ مقدس کیسے ہو سکتی ہے کہ وہاں غیر مسلم کا داخلہ بند کر دیا جائے۔

☆ صومالیہ کے ایک دوست نے سوال کیا کہ احمدیت اور دوسرے مسلمان فرقوں میں کیا فرق ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اس کا تفصیلی جواب تو اس مختصر وقت میں ممکن نہیں ہوگا۔ اس سوال کے بہت سے پہلو ہو سکتے ہیں۔ ایک پہلو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکامات کی معقولیت کے قائل ہیں کیونکہ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ خدا اور عقل کامل میں فرق نہیں کیا جاسکتا۔ عقل قرآن کی تائید کرتی ہے نہ کہ اس کی تردید۔ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان اختلافات اس پہلو سے سمجھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام اگر آسمان پر زندہ بجسد عنصری گئے ہی نہیں تو وہ واپس کیسے آسکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے یہ مثال اس لئے چنی ہے کہ اس سے نہ صرف مسلمانوں کے لئے احمدیہ نقطہ نظر واضح ہو جائے گا بلکہ عیسائی مہمان بھی اسے سمجھ سکیں گے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح ناصری کو صلیب دی ہی نہیں گئی تھی جیسا کہ یہود ونصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ کوئی یہودی تھا جسے فرشتوں نے حضرت مسیح کی شکل وصورت دے دی تھی۔ اس طرح کہ گویا وہ مسیح کی پاکیزگی میں بھی اس کا مثیل تھا حتی کہ اس نے ایلی ایلی لما سبقتانی کہا۔ حضور نے فرمایا کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسیحؑ کو صلیب نہیں دی گئی تھی تو وہ کہاں گیا۔ دیگر مسلمانوں کا جواب یہ ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر اٹھایا گیا اس لئے وہی دوبارہ آسمان پر سے بجسد عنصری نازل ہوگا۔ بظاہر وہ اس بات میں عیسائیوں سے متفق نظر آتے ہیں۔ لیکن ایک تفصیل میں ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیحؑ ایک دفعہ موت کا شکار ہوئے پھر زندہ ہوئے اور آسمان پر اٹھائے گئے اور آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہونگے۔ غیر احمدی مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق وہ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے بلکہ ان کی جگہ ایک یہودی کو صلیب دی گئی اور مسیحؑ کو زندہ بجسد عنصری فرشتے آسمان پر اٹھا کر لے گئے جہاں وہ چوتھے آسمان پر بیٹھے نزول کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ دوبارہ مبعوث ہونے کے بعد پھر مریں گے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ دونوں باتیں غیر معقول ہیں۔

اگر بائبل اور قرآن کی بحث میں نہ بھی داخل ہوں تو ہم صرف عقل کی بنیاد پر ہی ان دعووں کو رد کرتے ہیں کیونکہ انسانی عقل اور تجربہ اسے رد کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہم خود مسیحؑ کے قول کا حوالہ دیتے ہیں جو انہوں نے آسمانوں پر زندہ اٹھائے جانے کے متعلق اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ عہد نامہ قدیم کے مطابق ایلیاہ آسمان پر تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور مسیح کی آمد سے پہلے آسمان سے نازل ہوگا۔ عقلی طور پر یہ غیر معقول بات تھی۔ یہ خدا کے قانون کے خلاف بات ہے لیکن یہودی اس بات کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے اس کے قائل تھے۔ مگر حضرت مسیحؑ کی حکمت نے جو آپ کو خدا کی طرف

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

آئے نہ دوسرے کے دل پر میل رہنے دے۔ اس عفو کے بعد پھر مثبت تعلیم کی ضرورت ہے۔ عرف کی طرف بلانے کا مطلب ہے کہ جب کمزوریوں سے پاک ہوئے ہو تو مثبت نیکیوں کی طرف بھی قدم بڑھاؤ۔ حضور نے فرمایا لیکن ہر کام آسان نہیں ہے کیونکہ بعض صورتوں میں جب جہلاء کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے تو وہ غلط ردعمل دکھاتے ہیں اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ایسی صورت میں فرمایا "اعرض عن الجاھلین" جاہلوں سے اعراض کر۔ اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جہلاء کو نظر انداز کر دو، ان سے مونہہ موڑ لو۔ حضور نے فرمایا لیکن جاہلین سے مونہہ موڑنے کی ان معنوں میں قرآن کریم میں کہیں تعلیم نہیں ہے کہ ان کی اصلاح کی کوشش کئے بغیر ان سے مونہہ موڑ لو۔ پھر فرمایا ہے کہ اگر شیطان صفت انسانوں کی طرف سے کوئی جسمانی یا جذباتی تکلیف پہنچے تو اس صورت میں اللہ کی پناہ میں آ جاؤ۔ یہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے وعدہ ہے کہ ایسی صورت میں آپ کو دشمن کی گزند سے محفوظ رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ سمیع ہے جب تیرے دل سے کوئی ہوک اٹھے گی خدا اسے ضرور سنے گا۔ اور اگر تو نہ بھی ظاہر کرے تو خدا علیم ہے وہ جانتا ہے کہ تیرے دل پر کیا گزرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہ نصیحت کی راہ کی مشکلات ہیں جن سے خوب اچھی طرح آگاہ ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث کے حوالہ سے بتایا کہ عفو سے پہلے دل کا قوی ہونا ضروری ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے۔ طاقت ور پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے پر قابو رکھے۔ حضور نے فرمایا کہ اس جگہ انسان کے اندرونی ردعمل کی بات ہو رہی ہے۔ جسے اپنے غصے پر قابو نہیں ہے وہ غیروں سے عفو سے پیش آ ہی نہیں سکتا۔ عفو کا آغاز بھی اس پہلوانی سے ہوتا ہے جو انسان کے اندر کام کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ غصہ پر قابو نہ پانے کی مصیبت گھروں کو تباہ کر دیتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے واقعات سے بتایا کہ آپؐ کس قدر رحیم تھے۔ آپ کا نمونہ یہ تھا کہ بجائے اس کے کہ کسی کی غلطی دیکھ کر جہالت کی طرف دوڑو اس کی اصلاح کے پہلو پر نظر رکھا کرو۔

حضور نے فرمایا کہ "فاستعذ باللہ" کا یہ بھی مضمون ہے کہ جب خدا سے پناہ مانگتے ہیں تو خدا وہ پناہ دیتا ہے اور جب پناہ دیتا ہے تو بہت سی تکلیف کے مواقع سے آپ بچ نکلتے ہیں۔ جن باتوں سے لوگوں کے دلوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے انہیں آپ محبت اور اصلاح کی نظر سے دیکھتے ہیں اور نرمی وشفقت سے اس غلطی کی اصلاح کر دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ایک اور ارشاد مبارک کے حوالہ سے حضور نے بتایا کہ جہنم کی آگ اس شخص پر حرام کر دی گئی ہے جو قریب ہے اور آسانی پیدا کرتا ہے اور نرم سلوک کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس جگہ قریب کا مطلب اس آیت قرآنی کی روشنی میں سمجھ آسکتا ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو تو کہہ دے کہ میں قریب ہوں۔ یعنی ان کی حاجت روائی کے لئے، مشکلات دور کرنے کے لئے، اصلاح کے لئے قریب ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ بھی اللہ کی قربت کے رنگ اختیار کر لیں تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ آپ کو آگ میں داخل کرے۔ بعض لوگ امیر ہو جائیں یا بڑے مرتبہ پر پہنچ جائیں تو عام لوگوں سے فاصلے ڈال لیتے ہیں۔ اللہ سے بڑا تو کوئی نہیں ہے۔ وہ سب سے اعلیٰ اور اکبر ہے مگر وہ سب سے زیادہ لوگوں کے قریب ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر کسی انسان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور آپؐ سب سے زیادہ لوگوں کے قریب تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف احادیث نبویہ کے حوالے سے اس مضمون کو تفصیل سے بیان فرمایا اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے جن میں نرم خوئی، نرم دلی سے لوگوں سے سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "سخت دل ہر ایک فاسق سے بدتر ہوتا ہے" حضور نے بتایا کہ قوموں پر گرفت اس وقت ہوتی ہے جب وہ سخت دل ہو جایا کرتی ہیں۔ یہود کی مثال اس پہلو سے نمایاں ہے۔

برطانیہ میں رمضان المبارک کا آغاز

برطانیہ میں رمضان المبارک کا آغاز گیارہ جنوری بروز ہفتہ ہو رہا ہے۔ رمضان کے ان بابرکت ایام میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر روز (ماسوائے جمعۃ المبارک کے) لندن وقت کے مطابق صبح ساڑھے گیارہ بجے سے نماز ظہر (قریباً ایک بجے) تک مسجد فضل لندن میں درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

ادارہ الفضل کی طرف سے تمام افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو

نیا سال مبارک ہو

ہر دن چڑھے مبارک، ہر شب بخیر گزرے

تربیت اولاد کے لئے والدین کی ذمہ داریاں

(عطاء اللہ کلیم۔ مبلغ انچارج جرمنی)

اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیت "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" کے مطابق انسان کو بہتر سے بہتر طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اسی اصول کے مطابق عموماً ہر انسان کی یہ فطرتی خواہش ہے کہ اس کی اولاد صالح اور نیک ہو۔ تاہم صرف خواہش سے مقصد کو حاصل نہیں کیا جاسکتا اس کے لئے انسان کو ایک دوسری آیت قرآنی "لقد خلقنا الانسان فی کبد" کی تعمیل میں محنت اور مشقت سے کام لینا ہوگا۔

صالح اور نیک اولاد کے حصول کے لئے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنیادی ہدایت ان الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں "تنکح المرءۃ لاربع لما لھا و لحسبھا و لجمالھا و لدینھا فاظفر بذات الدین"۔ یعنی بیوی کا انتخاب چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے بعض لوگ مال و دولت کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔ بعض حسب و نسب پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں۔ بعض عورت کے حسن و جمال کو دیکھتے ہیں اور بعض دین اور اخلاق کے پہلو کو مقدم کرتے ہیں مگر اے اسلام کے فرزند جس نے اپنی قسمت میرے ساتھ وابستہ کی ہے تو ہمیشہ اخلاق اور دین کے پہلو کو مقدم کیا کر ورنہ تیرے ہاتھ خاک آلود رہیں گے۔

صالح اور نیک اولاد کے حصول کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ ماں کا جو اثر اولاد کی تربیت کے معاملہ میں ہوتا ہے اس کا اندازہ کرنا ممکن نہیں اور قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں۔ "حق یہ ہے کہ نیک اولاد پیدا کرنے کے لئے نیک ماں سے بڑھ کر آج تک زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے کوئی مشین ایجاد نہیں ہوئی اور جیسا کہ اس حدیث (مذکورہ بالا) میں اشارہ کیا گیا ہے ماں کا اثر اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اسلام کا یہ کمال ہے کہ اس نے جڑ پر ہاتھ رکھ کر اولاد کی تربیت کا انتظام اس وقت سے شروع کیا ہے جب کہ ابھی اولاد کا وجود تک نہیں ہوتا اور حکم دیا ہے کہ اگر نیک اولاد حاصل کرنا چاہتے ہو تو اولاد کے پیدا ہونے سے بھی پہلے اولاد پیدا کرنے والی ماں کا فکر کرو اور بیوی کا انتخاب کرتے ہوئے ایسی عورت کے ساتھ رشتہ جوڑو جو دیندار اور بااخلاق ہو ورنہ تمہارے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔ اس ارشاد میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ قطع نظر اس کے کہ جس طرح اچھی زمین اور اچھے کھیت کا اثر طبعی رنگ میں فصل پر پڑتا ہے اسی طرح اچھی ماں کا نسلی اثر اولاد کے اخلاق و عادات پر بھی طبعی رنگ میں پڑتا ہے۔ نیک مائیں اولاد پیدا ہونے کے بعد ان کی عملی تربیت میں بھی بہت بھاری اثر رکھتی ہیں۔ بے شک اولاد کی تربیت میں باپ کا بھی کافی دخل ہوتا ہے مگر اس دخل کو اس عظیم الشان اثر سے کوئی نسبت نہیں جو ماں کو حاصل ہے۔ بچہ بچپن میں ماں کی چھاتیوں کا دودھ پیتا ہے، اس کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ دن رات اس کے پاس گزارتا ہے۔ اپنی ہر بات اس سے کہتا، اپنی ہر ضرورت اس سے بیان کرتا، ہر امر میں اس کا مشورہ ڈھونڈتا، اس کی محبت کی باتوں کو سنتا، اس کی ڈانٹ ڈپٹ پر بھی اس سے چمٹتا، اس کے ہر عمل کو دیکھتا اور اس کے ہر قول پر کان دھرتا ہے۔ الغرض اس کے وجود کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ اس چوبیس گھنٹے کے گہرے جوڑ کے مقابل پر باپ کا گاہے گاہے کا واسطہ جو وہ بھی اکثر خشک رنگ کا ہوتا ہے گویا کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اولاد کے لئے ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ اگر ماں نیک ہو تو اس کی دن رات کی صحبت اولاد کو سیدھا جنت میں پہنچا دیتی ہے۔" (جماعتی تربیت اور اس کے اصول صفحہ ۷ و ۸)

دیندار اور بااخلاق عورت سے شادی کرنے کے بعد دوسری بنیادی ہدایت جو قرآن کریم سے صالح اولاد کے حصول کے لئے ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صالح اولاد عطا فرمائے۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ملت اور دین کو سب سے بہتر قرار دے کر اس کی پیروی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "و من احسن دینا ممن اسلم وجھہ للہ و ھو محسن و اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا" (سورہ النساء:۱۲۶) یعنی اور اس شخص سے بڑھ کر کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے خوب اچھی طرح عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا اور ابراہیمؑ کے دین کی جو سلامت رو تھے پیروی اختیار کی۔ بلکہ اور تو اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریق کو اختیار کرنے کا بذریعہ وحی ارشاد فرمایا "ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا" (سورہ النحل : ۱۲۴)۔ یعنی اور اے رسول ہم نے تجھے وحی کے ذریعہ سے حکم دیا ہے کہ ہماری کامل فرمانبرداری پر ہمیشہ قائم رہنے والے ابراہیمؑ کے طریق کی پیروی کر۔

اور صالح اولاد کے حصول کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریق قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی "رب ھب لی من الصلحین" (سورہ الصافات : ۱۰۱)۔ یعنی اے میرے رب! مجھے نیکوکار اولاد بخش۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسی طریق کی پیروی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صالح اولاد کے حصول کے لئے خاوند اور بیوی دونوں کو خلوت یعنی اپنے مخصوص تعلق کے وقت یہ دعا مانگنے کا ارشاد فرمایا "اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا" یعنی اے ہمارے خدا جس کے ہاتھ میں تمام قدر خیر و شر کی کنجی ہے تو نہ صرف ہمیں شیطانی خیالات اور شیطانی اعمال سے بچا بلکہ جو اولاد تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطانی اثرات سے محفوظ رکھ۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو میاں بیوی اپنے خلوت کے اوقات میں پاک نیت کے ساتھ یہ دعا مانگیں گے اور انہیں اس خلوت کے نتیجہ میں کوئی اولاد حاصل ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو مس شیطانی سے بچائے گا سوائے اس کے کہ کوئی بچہ کسی خارجی اثر کے ماتحت خود شیطان کا چیلہ بن جائے۔ ظاہر ہے کہ میاں بیوی کی خلوت کے وقت جنسی شہوات کے غیر معمولی زور کا وقت ہوتا ہے لہٰذا اس میں کیا شبہ ہے کہ جو مرد و عورت ایسے وقت میں بھی خدائے قدوس کو یاد کرتے اور اس کی جانب سے طہارت اور پاکیزگی کے طالب ہوتے ہیں ان کی اولاد لازماً ان کی اس غیر معمولی نیکی اور اس دردمندانہ دعا سے حصہ پاتی ہے۔ پس اپنی اولاد کو نیک دیکھنے والوں کے لئے یہ دعا بھی ایک لطیف اور آسان ذریعہ ہے جو ہمارے آقا نے بیان فرمایا ہے اور یہ محض خوش عقیدگی کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ دنیا کا نفسیاتی تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ مرد و عورت کے خلوت کے وقت کے جذبات سے اولاد ضرور متاثر ہوتی ہے مگر بہت کم ہیں جو ان پر حکمت ہدایتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔"

(جماعتی تربیت اور اس کے اصول
از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صفحہ ۱۰ تا ۱۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صالح اولاد کے حصول کی دعا کر کے اولاد عطا ہونے پر اپنی پہلی دعا پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ متواتر دعا کا سلسلہ جاری رکھا اور قرآن کریم نے ان کی دعاؤں کو محفوظ کر کے ہمیں ان کے نمونہ پر اولاد کے لئے متواتر دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے مثلاً آپؑ نے یہ دعائیں کیں:

۱۔ رب اجعل ھذا البلد امنا و اجنبنی و بنی ان نعبد الاصنام۔ (سورہ ابراہیمؑ : ۳۶)۔ یعنی اے میرے رب اس شہر (یعنی مکہ) کو امن والی جگہ بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم معبودان باطلہ کی پرستش کریں۔

۲۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعاء (سورہ ابراہیم :۴۱)۔ یعنی اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد میں سے ہر ایک کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر فضل کر اور میری دعا قبول فرما۔

۳۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک و ارنا مناسکنا و تب علینا انک انت التواب الرحیم (سورہ البقرۃ : ۱۲۹)۔ یعنی اے ہمارے رب! اور ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ ہم دونوں (ابراہیم و اسماعیل) کو اپنا فرمانبردار بندہ بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں ہمارے مناسب حال عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف اپنے فضل کے ساتھ توجہ فرما یقیناً تو اپنے بندوں کی طرف بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

والد کی دعا اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ثلاث دعوات مستجابات لاشک فیھن دعوۃ الوالد و دعوۃ المسافر و دعوۃ المظلوم"۔ (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)۔ یعنی تین دعائیں مقبول ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔ (۱) والد کی دعا۔ (۲) مسافر کی دعا۔ (۳) مظلوم کی دعا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اولاد کے لئے دعا کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا ہے:

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ ... ... جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں:

اول: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جن سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴ و ۵)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:

"پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۹)

قرآن کریم میں عباد الرحمان۔ خدائے رحمان کے بندوں کی ایک صفت یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی بیویوں اور اولاد کے لئے دعا مانگتے ہیں "والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما" (سورہ الفرقان : ۷۵)۔ یعنی اور وہ لوگ بھی رحمٰن کے بندے ہیں جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: "اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ اپنی آئندہ نسل کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ نور ایمان جو ان کے دلوں میں پاک پایا

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893
Abu Dhabi J.A.E. Tel: 00971 2352974 Tel: 00971 2221731

جاتا ہے صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہ آئے جس میں ان کی اولاد یا ان کے متبع اور شاگرد دنیاداری کی طرف مائل ہو جائیں اور خدا اور رسول کے احکام پر دنیا کو مقدم کرلیں۔ قرآن کریم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ "کان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ" (سورہ مریم: آیت ۵۶) یعنی وہ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں ہمیشہ قائم رہے اور ہمیشہ کے لئے نماز اور زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے اور یہی ہر مومن کا کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے اور خود ان کا معلم بنے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ ہمیشہ اسلام کا جھنڈا اونچا رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے رہیں۔" (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۵۹۵ و ۵۹۶)

یہ دعا کا مضمون نامکمل رہے گا جب تک اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قرآن کریم میں سکھلائی گئی جامع دعا کو بیان نہ کیا جائے اور وہ دعا یہ ہے: "رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی و ان اعمل صالحا ترضٰہ و اصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک و انی من المسلمین" (سورہ الاحقاف: ۱۶) یعنی اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کرنے میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

یہ دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ اگلی آیت میں فرماتا ہے "اولٰئک الذین نتقبل عنھم احسن ما عملوا و نتجاوز عن سیاتھم فی اصحٰب الجنۃ وعد الصدق الذی کانوا یوعدون (سورہ الاحقاف: ۱۷) یعنی جو لوگ ایسا کریں گے وہی لوگ ایسے ہوں گے جن کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے ہم درگزر کریں گے۔ یہ لوگ جنت میں جائیں گے یہ ایک سچا وعدہ ہے جو شروع پیدائش آدم سے مومنوں سے کیا جا رہا ہے۔

لہٰذا ہمیں ہر والد اور ہر والدہ کو ابراہیمی طریق کی متابعت میں اپنی اولاد کے لئے ہمیشہ تواتر سے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ تاہم جیسے صرف خواہش سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اسی طرح دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی ظاہری تدابیر اور کما حقہ کوششوں کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔

رمضان المبارک اور تلاوت قرآن کریم

(سلمیٰ ماجد)

رمضان کا مقدس مہینہ ان ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن جیسی کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ جبرئیلؑ ہر سال رمضان کے مہینہ میں تمام قرآن کریم کا میرے ساتھ ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ دور کیا ہے۔ جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے۔ (زرقانی، الجزء الثامن صہ ۲۵۰)

رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی قرآن کا نزول ہوا اور اس کا عرصہ نزول ۲۳ سال پر پھیلا ہوا ہے مگر رمضان المبارک کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں جس حد تک قرآن کریم نازل ہو چکا تھا جبرئیل اس کا رسول کریمؐ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے۔ گویا دوسرے الفاظ میں دوبارہ تمام قرآن کریم آپ پر نازل کیا جاتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ دور کرنے کے علاوہ بھی بہت قرآن پڑھتے۔

رمضان میں قرآن کریم کی تلاوت خدا کے ہاں بہت بڑا اجر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے پینے اور شہوات نفسانی سے روکا تھا (یہ رک گیا تھا) پس میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اس شخص کو رات سونے سے روکا تھا (یہ راتوں کو اٹھ کر قرآن پڑھتا تھا) پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس ان دونوں کی یہ سفارش قبول کی جائے گی (اور اس شخص کو بخش دیا جائے گا)۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم قرآن کریم کی خوب تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے روز اپنی تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا"۔ (صحیح مسلم)

پھر ایک اور موقع پر آپؐ نے فرمایا:

"قرآن مجید سے تعلق کے موافق ہی اللہ کا اقوام سے سلوک ہوگا۔ بعض اس سے محبت کرنے کی وجہ سے دنیا میں ارفع مقام پائیں گے اور بعض اس سے غفلت اور اعراض کے نتیجہ میں تنزل کی اتھاہ گہرائیوں میں دفن کر دی جائیں گی"۔ (صحیح مسلم)

قرآن کریم کی تلاوت ہر وقت ہی ایک عظیم اور محمود فعل ہے اور صبح کے وقت کی تلاوت تو خدا کے حضور مقام "مشہود" پاتی ہے۔ مگر رمضان میں اس کی تلاوت ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے حکم کے تابع حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے دور اور دہرائی کے لئے دیگر تمام گیارہ ماہ کو چھوڑ کر صرف رمضان کو اختیار کرنا بتاتا ہے کہ اس ماہ میں تلاوت قرآن خدا تعالیٰ کو خاص محبوب ہے اور اس کے حضور اس کا ایک عظیم مقام اور درجہ ہے۔

صحابہ کرامؓ اور تابعین رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت پر بے حد زور دیتے تھے۔ حضرت الاسودؒ کے متعلق آتا ہے کہ آپ رمضان میں دو راتوں میں قرآن ختم کر لیتے تھے۔ حضرت قتادہؒ رمضان کی پہلی بیس راتوں میں تین دن میں ایک بار لیکن آخری عشرہ میں ہر روز پورے قرآن کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے۔

حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ رمضان میں قرآن کریم کے ساٹھ دور کرتے تھے۔

حضرت امام مالکؒ کے متعلق آتا ہے کہ رمضان شروع ہوتے ہی حدیث کے تمام مشاغل ترک کر کے صرف قرآن کریم ہی کی تلاوت فرماتے تھے۔

حضرت سفیان ثوریؒ کا بھی یہی طریق تھا کہ سب دوسرے مشاغل دینیہ کو چھوڑ کر رمضان المبارک میں صرف تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دیتے تھے۔

رات دن کتاب اللہ کو ہی پڑھو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں نے قرآن کے لفظ پر غور کی، تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیش گوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک ہو جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استحصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں چھوڑ دینے کے لائق ہونگی ......۔ اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ کو ہی پڑھو...... بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں"۔ (مجموعہ تفسیر سورہ البقرہ صہ ۳۶۵)

خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے فرمایا:

"ان ھذا القرآن عرض علیٰ قوم فما دخل فیھم وما دخلوا فیہ الا قوم منقطعون"۔ یعنی یہ قرآن ایک قوم پر پیش کیا گیا مگر ان پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ نہ قرآن ان کے دلوں میں جگہ پا سکا، نہ وہ قرآن کے مضامین سمجھ سکے۔ ہاں ایک ایسی قوم نے اسے قبول کیا اور ایک ایسی قوم کے دلوں کو اس قرآن کا مسکن بننے کی سعادت ملی جو دنیا سے منقطع تھے۔

اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہمیں یہ سعادت نصیب ہو کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ہم دیگر مشاغل کو ترک کر کے قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی پوری ہمت اور طاقت اور اپنی پوری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے پڑھنے اور اس کے مطالب پر غور کرنے اور اس کے اوامر و نواہی کی حکمتوں کے سمجھنے کی سعی کریں۔ اور اس پاک اور مقدس کتاب سے زیادہ سے زیادہ برکتیں حاصل کرنے کی توفیق پائیں اور ہمیں یہ سعادت بھی نصیب ہو کہ ہم بھی "قوم منقطعون" میں شامل ہو جائیں۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام مجلس سوال و جواب

لندن (نمائندہ الفضل)۔ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۶ء بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگریزی دان دوستوں کی ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے کیا۔ کارروائی کا آغاز مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مبارک احمد صاحب شاد نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم عمران الدین صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور خدمات پر مختصر طور پر تعارف پیش کیا۔ حضور انور کی تشریف آوری سے قبل افریقن بھائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنے مخصوص انداز میں ترانہ پڑھا۔

حسب پروگرام حضور انور ایدہ اللہ سوا پانچ بجے تشریف لائے اور اڑھائی گھنٹہ تک مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ آخر میں دستی بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں پانچ دوستوں نے جماعت مسلمہ احمدیہ میں شرکت کی سعادت پائی۔

اس مجلس کے خاص موضوعات یہ تھے۔ مجدد اور مہدی کا مقام، مذاہب کا باہمی اتحاد، احمدی دیگر مسلمان فرقوں سے علیحدہ کیوں ہیں، فلسفہ جہاد، اور عربی زبان میں لفظ خاتم کی تشریح۔

الحمدللہ یہ مجلس ہر پہلو سے بہت مفید اور کامیاب رہی۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

THE ASIAN CHOICE FOR TELEVISION

Muslim TV AHMADIYYA

Get Connected!!
ZEE TV

ZEE TV

S. KHAN
Fax & Tel: 08257/1694
Hot Line : 0171-3435840
"OFFICIAL" ZEE TV AGENT
Decoders & Zee-TV Cards are available
"Just Call"

خطبہ جمعہ

ہر وہ فعل جو خدا کی محبت دلوں میں پیدا کرے اور اسے قریب لائے وہ حقیقی جہاد ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء مطابق ۱۵ نبوت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾:

وَاللّٰہُ یَدۡعُوۡۤا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۶﴾

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ ؕ وَ لَا یَرۡہَقُ وُجُوۡہَہُمۡ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّۃٌ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷﴾

(سورہ یونس: ۲۶، ۲۷)

آج کل خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ ایک عالمی جہاد میں مصروف ہے جو دعوت الی اللہ کا جہاد ہے جو تمام جہادوں سے افضل اور اعلیٰ اور درحقیقت جہاد کی غایت ہے۔ جہاد کا قیام ہی اللہ کی طرف بلانے کی غرض سے ہے۔ ہر وہ فعل جو خدا تعالیٰ سے پرے دھکیلے وہ جہاد کا برعکس ہے۔ ہر وہ فعل جو خدا کی محبت دلوں میں پیدا کرے اور اسے قریب لائے وہ حقیقی جہاد ہے اس لئے تلوار کے جہاد کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ وہ تلوار جو خدا کی محبت اور خدا کی طرف بلانے کے نام پر اٹھائی جائے اور قتل و غارت پر منتج ہو اس سے خدا تعالیٰ کی محبت تو نہیں بڑھ سکتی اس لئے اس چیز کا نام جہاد رکھنا گناہ ہے اور قرآن کریم کے واضح ارشادات سے متصادم ہے، بالکل ٹکراتا ہے قرآن کریم کے مضامین سے۔

جہاد کی جو تعریف قرآن کریم نے مختلف جگہ کھینچی ہے وہ بنیادی طور پر وہی ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ہر وہ چیز جو خدا کے قرب پر منتج ہو جسکے نتیجے میں خواہ نفس اللہ کے قریب آئے یا لوگ اللہ کے قریب آئیں وہ ہر کوشش جہاد ہے۔ تو جہاد کا مرکزی معنیٰ کوشش کا ہے اور اسلامی اصطلاح میں وہ کوشش جو خدا کے قریب کرے اسے جہاد کہتے ہیں۔ اور دعوت الی اللہ کا مقصد کیا ہے۔ اس کا مطلب جنگ اور فساد نہیں ہے بلکہ امن کا قیام ہے۔ یہ دو آیات جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس مضمون کو نہ صرف بیان کرتی ہیں بلکہ درجہ کمال تک پہنچاتی ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں ہم خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ "ادع الیٰ سبیل ربک" کے ارشاد میں اللہ نے فرمایا ہے اپنے رب کے رستے کی طرف بلاؤ ہم خدا کی طرف بلا رہے ہیں۔ مگر کیسے بلانا ہے، کیا مقاصد ہیں، ان کے اوپر روشنی ڈالنے والی یہ آیت ہے۔ "واللّٰہ یدعوا الیٰ دارالسلٰم" یہ تو ممکن نہیں کہ اللہ سلامتی کی طرف بلا رہا ہو اور آپ اللہ کی طرف بلا رہے ہوں اور اس کا نتیجہ جنگ ہو، آپ اللہ کی طرف بلا رہے ہوں اور اس کا نتیجہ فساد ہو اور سلامتی کے برعکس ہو۔ تو اصل بلانا خدا کا بلانا ہے۔ وہی داعی الی اللہ ہے جو خدا کی آواز کے مطابق بلاتا ہے، جس طرف خدا بلا رہا ہے اسی طرف وہ بھی بلا رہا ہو۔ اس لئے اس دعوت الی اللہ کی تشریح ہے یہ کہ تم تو اللہ کی طرف بلا رہے ہو مگر یاد رکھنا کہ تمہارا بلاوا سلامتی کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ خدا کا بلاوا سلامتی کی طرف ہے۔ تو کیسے خدا کی طرف بلاؤ گے جب بلاؤ گے فساد کے رنگ میں اور فساد پیدا کرتے ہوئے اور ظلم کے ساتھ اور سفاکی کے ساتھ، تو خدا کی آواز اور ہوگی تمہاری آواز اور ہوگی۔ خدا ایک اور طرف بلا رہا ہوگا، تم ایک اور طرف بلا رہے ہوگے تو یہ دونوں باتوں میں انطباق نہیں ہوتا۔

پس یہ آیت بہت ہی اہم ہے اس نقطہ نگاہ سے کہ خدا کی طرف بلانا کس کو کہتے ہیں اور اس کے مقاصد کیا ہیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے ساتھ کیا سلوک فرماتا ہے۔ پہلے تو فرمایا "واللّٰہ یدعوا الیٰ دارالسلٰم" اللہ تو امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اگر ساری دنیا دعوت الی اللہ کے نتیجے میں دعوت الی اللہ کو قبول کر لے تو مراد یہ ہوگی کہ تمام دنیا دارالسلام بن جائے، ساری دنیا امن کا گھر بن جائے۔ پس دیکھو دنیا میں کتنے دعاوی کرنے والے ہیں کہ ہم قیام امن کی خاطر مہمات جاری کرتے ہیں، قیام امن کی خاطر لڑائیاں کرتے ہیں قیام امن کی خاطر ہم نے یہ بڑے بڑے اہم فیصلے کئے ہیں جو غریب قوموں پر زبردستی ٹھونسیں گے۔ یہ سارے دعاوی جھوٹ پر مبنی ہیں کیونکہ ان دعاوی کے بعد ہم نے دنیا میں امن بڑھتا تو کبھی نہیں دیکھا فساد پھیلتے ضرور دیکھے ہیں۔ بدامنی پھیلتی ہے ہر جگہ ظلم و سفاکی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ پس جو مقصد اپنی ذات سے متصادم ہو جائے اس کے اندر ایک اندرونی تضاد ہو وہ مقصد یقیناً جھوٹا ہے اور بے کار ہے اور اس سے کوئی بھی فائدہ بنی نوع انسان کو نہیں پہنچ سکتا۔

پس داعیین الی اللہ کی ہدایت کے لئے میں نے یہ آیت چنی ہے۔ میں آپ کو اب سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس میں اور کیا کیا مضامین شامل ہیں۔ پہلی بات تو "واللّٰہ یدعوا الیٰ دارالسلٰم"۔ اس کو بھول کر آپ نے کوئی پیغام نہیں پہنچانا۔ اور سلامتی کی طرف کیسے بلا سکتے ہیں اگر آپ کو سلامتی نصیب نہ ہو۔ پس یہ دوسرا پہلو ہے جو بہت ہی اہم ہے۔ اللہ کا نام سلام ہے اس لئے جب آپ خدا کی طرف بلاتے ہیں تو یہ آیت بتا رہی ہے کہ دارالسلام کی طرف بلا رہے ہیں اور اللہ کا نام بھی سلام ہے۔ پس آپ میں اگر سلام نہ ہو تو آپ سلام کی طرف بلا ہی نہیں سکتے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ ہر انسان اگر اپنی فطرت، اپنی طبیعت، اپنے مزاج کا جائزہ لے تو اسے خوب اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی شخصیت کے کون کونسے پہلو سلام سے خالی ہیں۔ ان میں بدامنی ہے، ان میں بے چینی اور بے قراری ہے اور تضادات کے نتیجے میں یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس دارالسلام کی طرف بلایا جا ہی نہیں سکتا جب تک کہ بلانے والی شخصیت اس بات کا جہاد نہ کرے کہ اس کے اندر سلام پیدا ہونا شروع ہو جائے اور اس کا گھر دارالسلام ہو جائے کیونکہ اللہ تو دارالسلام کی طرف بلاتا ہے۔ اگر بلانے والا دارالسلام اپنے اندر رکھتا ہی نہ ہو تو وہ دارالسلام کی طرف بلانے کا مجاز نہیں۔ اگر مجاز ہے یعنی خدا نے فرمایا ہے کہ بلاؤ تو بلائے گا تو سہی مگر بے کار بلائے گا اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکل سکتا۔

"و یھدی من یشآء الیٰ صراط مستقیم"۔ فرمایا، بلاتا تو ہے مگر زبردستی نہیں بلاتا اور پہچانتا ہے کہ کون اس لائق ہیں کہ وہ اس گھر کی طرف لے جائے جائیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ "من یشآء" فرماتا ہے تو یہ مراد نہیں ہے کہ ایسا فیصلہ کرتا ہے جو جبری فیصلہ ہے جیسے انسان جو چاہے کرے۔ جب یہ آپ کہتے ہیں کہ انسان جو چاہے کرے تو ہمیشہ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک جابر ہے اس کی مرضی ہے وہ مادر پدر آزاد ہے جو اس کے من میں آئے کر گزرے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو پوچھنے والا تو کوئی نہیں مگر اللہ تعالیٰ خود ان صفات حسنہ کے انتہائی مقام پر فائز ہے جس سے آگے صفات حسنہ ہو ہی نہیں سکتیں اور اس کی صفات حسنہ اس پر نگران، خدا کی صفات حسنہ خود نگران ہیں یعنی اس بات کی ضامن ہیں کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جو صفات حسنہ کو گزند پہنچا سکے کیونکہ جہاں خدا کی ایک صفت نے اپنی جلوہ گری میں دوسری صفت میں نقص ڈالا وہاں خدا، خدا نہ رہا۔ پس یہ کامل عدل اور کامل توازن حسن کامل پیدا کرتا ہے۔

پس اس پہلو سے اللہ تعالیٰ جب یہ فرماتا ہے کہ جس کو چاہتا ہے بلاتا ہے مراد ہرگز یہ نہیں کہ جبری فیصلہ کرتا ہے اقتداری فیصلہ کرتا ہے اور یہ دیکھتا ہی نہیں کہ وہ اس کے اہل ہے بھی کہ نہیں۔ "یشآء" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ خوب کھول کر بیان فرمایا ہے لفظ "یشآء" میں اچھی بات ہونا لازم ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی آپ نے اس مضمون کو خوب تفصیل سے کھولا اور خصوصاً آریوں کے ساتھ گفتگو اور عیسائیوں کے ساتھ بحث اور گفتگو میں اس نکتے کو کھولا ہے کہ تم جو یہ سمجھتے ہو کہ "یشآء" کا مطلب یہ ہے کہ جبراً کسی کو کچھ کہتا ہے یا فیصلہ کرتے وقت بے دلیل فیصلہ کرتا ہے یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ "یشآء" میں چاہنا ہے اور اچھی چیز، بری چیز چاہ ہی نہیں سکتی۔ ایک منصف مزاج ناانصافی چاہ ہی نہیں سکتا۔ ایک محبت کرنے والا نفرت چاہ ہی نہیں سکتا۔ تو جب یہ کہا جائے "اللہ چاہتا ہے" تو لازم ہے کہ وہ چاہنا مبنی بر عدل ہے، مبنی بر حسن ہے اور ایسا چاہنا ہے کہ اس کے اندر کسی قسم کے ظلم کا کوئی شائبہ تک بھی موجود نہیں۔ پس ان معنوں میں اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دارالسلام کی طرف بلاتا ہے مگر سب نہیں آئیں گے۔ "یھدی من یشآء" اس کو ہدایت دے گا جس کے متعلق وہ یہ فیصلہ فرماتا ہے کہ وہ اس لائق ہے کہ اسے ہدایت دی جائے اور جس کے لئے خدا کی طرف سے بلانے میں ایک چاہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب "یشآء" کے لفظ میں ایک چاہت کا مضمون بھی ہے۔ آپ جو چیز چاہتے ہیں اس کی طلب کرتے ہیں، اس کی جستجو کرتے ہیں۔ اگر بے اختیار ہوں تو وہی طلب ایک بھڑکی میں تبدیل ہو جاتی ہے ایک آگ سی سینے میں جل جاتی ہے کہ میں چاہتا ہوں اس کو مگر میرے اختیار میں نہیں کہ میں اسے بلالوں اور اللہ کے اختیار میں ہے۔

تو ایک اور بھی بہت خوبصورت مضمون "من یشآء" میں یہ موجود ہے کہ بلاتا سب کو ہے مگر جو اس کو پیارے لگتے ہیں جن کے اندر یہ خوب صورتی، اس حسن کا مادہ پایا جاتا ہے کہ وہ خدا کی طرف آ سکیں تو پھر ان کے لئے اللہ کے دل میں ایک چاہت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی لفظ دل سے مراد وہ دل نہیں جو انسان کا دل ہے مگر ایک معنوی طور پر ایک چیز دل کہلاتی ہے جو ارادے کا مرکز ہے یا چاہت کا مرکز ہے تو ان معنوں میں اللہ کے دل میں بھی ایسے شخص کے لئے ایک چاہت پیدا ہو جاتی ہے اور جب خدا کے دل میں چاہت پیدا ہو تو وہ آتا ہی آتا ہے اس کے لئے "نہ آنا ممکن ہی نہیں رہتا۔ پس دیکھو یہاں تلوار کا کون سا موقع ہے؟ کہیں جبر کی کون سی گنجائش باقی ہے؟

ہر وہ چیز جو خدا کے قرب پر منتج ہو جس کے نتیجے میں خواہ نفس اللہ کے قریب آئے یا لوگ اللہ کے قریب آئیں، وہ ہر کوشش جہاد ہے۔

دنیا والے تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اندر بھی جب جذب پیدا ہو جائے تو ایسا جذب بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ دوسرے سے "بن آئے نہ بنے" مگر وہ جذب اگر پیدا ہو جائے تو پھر اگلے کے لئے بے اختیاری ہو جاتی ہے۔ تو اللہ کے اندر جب کسی کی چاہت پیدا ہو جائے، جب جذب پیدا ہو جائے تو پھر وہ آئے گا اور ضرور آئے گا۔ پس خدا کے بندے جو خدا کی طرف بلاتے ہیں ان کے لئے اس میں بہت ہدایت کے سامان ہیں۔ اس آیت کے اسی ٹکڑے میں عظیم مضامین بیان ہوئے ہیں کہ تم جن کو بلاتے ہو یاد رکھو ان کے حسن پر نگاہ پر رکھو اور کوشش یہ کرو کہ ان کے اندر جو بہترین مادے فطرت میں موجود ہیں ان کو اجاگر کرو ان کو اٹھاؤ اور باہر لاؤ ان کو جو دبے ہوئے ہیں اور مخفی ہیں۔ جس طرح ایک آگ کا متلاشی راکھ کرید کر آگ کے چنگارے ڈھونڈتا ہے ہر انسان میں کچھ خوبیاں مخفی ہیں کچھ مدفون ہیں ان پر نظر رکھو اور ان سے کام لو۔ جب وہ چمک اٹھیں گی جب ان میں جس طرح شعلے میں، آگ کے چنگارے میں یا جلتے ہوئے کوئلے میں جو چنگارا تو کہلاتا ہے مگر وہ ابھی بھڑکا نہیں ہے اس میں چنگاریاں اس سے اٹھنے لگیں اور اپنے گرد کو جلانے یا روشن کرنے کی اس میں صلاحیت پیدا ہو جائے تو پھر وہ دیدہ زیب ہو جاتا ہے وہ نظر کو کھینچنے لگتا ہے تو اسی طرح مومن کے دل میں بھی کچھ نیکیاں دبی ہوتی ہیں جب وہ اٹھتی ہیں تو پھر اللہ کی توجہ ان کی طرف پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ ایسا نور تھا جو ویسے ہی بھڑک اٹھنے کو تیار تھا "و لو لم تمسسه نار" آگ اسے چھوئے نہ چھوئے اس سے قطع نظر اس کی ذات میں شعلہ بننا اور چمک اٹھنا اور ماحول کو روشن کر دینا اس طرح شامل تھا کہ فطرتاً اس میں یہ مادہ پایا جاتا تھا اس نے ہونا ہی تھا یہ، اس پر آسمان سے اللہ تعالیٰ کے نور کا شعلہ اترا ہے اور "نور علیٰ نور" وہ نور پر نور بن گیا۔ تو اللہ نے محمدؐ رسول اللہ کو چاہا تو بے مقصد تو نہ چاہا، بے وجہ تو نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار فرمایا اور فضیلت بخشی۔ نور کا آغاز آپ کی ذات میں ہے وہاں وہ چمکا ہے وہاں سے وہ اٹھ کر دنیا کو روشن کرنے پر آمادہ ہوا تھا تب آسمان سے وہ شعلہ نور اترا ہے جس نے اپنے ساتھ اس کو چمٹا لیا اور ایک خدا اور بندے کا جس حد تک بھی اتصال ممکن ہے وہ اتصال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے نور کا خدا کے نور کے ساتھ ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

تو یہی مضمون ہے جو ہر بندے پر کسی نہ کسی حد تک اس کی توفیق کے مطابق جاری ہوتا ہے اور "یشآء" کا مطلب سمجھ آ جاتا ہے۔ اللہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چنا، جس کو چاہتا چن سکتا تھا مگر اس کے چاہنے میں ایک حسن ہے اس بات کو لوگ بھول جاتے ہیں اور وہ بد چیز کو چاہ ہی نہیں سکتا۔ جس کو سب سے اچھا چاہا اس میں سب سے اچھا ہونے کی صلاحیتیں موجود تھیں اور وہ سب سے اچھا بننے کی کوشش کر رہا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے جیسا وہ تھا ویسا ہی اس سے سلوک فرمایا۔ پس تقدیر اور تدبیر کا جو سنگم ہے وہ اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ بندے کی تدبیر کے مطابق خدا کی تقدیر اترتی ہے اور یہ دونوں مل کر پھر تقدیر ہی بن جاتے ہیں پھر تدبیر جدا نہیں رہتی۔ تو اس مضمون کو میں بیان کر رہا ہوں۔ بہت ہی اعلیٰ شان کے انسانوں میں تو ہمیں دکھائی دینے لگتا ہے مگر عام انسانوں میں یہ دکھائی نہیں دیتا جس کی وجہ سے ہم سے کوتاہی ہو جاتی ہے اور ہماری کوتاہی کے نتیجے میں ہماری دعوت الی اللہ کی کوششیں ضائع چلی جاتی ہیں۔

پس پہلی نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جن کو آپ خدا کے رستے کی طرف بلاتے ہیں ان میں خوبیوں کی تلاش کریں بلکہ ان کو چاہیں جو اچھے ہیں جن کی خوبیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ کج بحثوں اور ضدی لوگوں سے یا بداخلاق لوگوں سے کئی داعی الی اللہ سر ٹکراتے رہتے ہیں، ساری عمر ان کی یہ سر ٹکراتے گزر جاتی ہے اپنا سر پھوڑتے ہیں اور اس کے سر میں کچھ داخل نہیں کر سکتے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پس اس مضمون کو اور آگے بڑھائیں اور پھیلائیں تو پھر یہ حکمت عملی ہمارے سامنے آئے گی کہ تمہیں لازماً حسن کی تلاش کرنی ہے۔ تاکہ اسے چمکاؤ اسے اور زیادہ کردو اور ایسا کردو کہ اللہ کی پیار کی نظر اس پر پڑنے لگے۔ جب خدا کی نظر اس پر پڑے گی تو پھر تم ایک طرف ہو جاؤ اس نے آنا ہی آنا ہے۔ اور بلاتے تو تم ہو مگر وہ لبیک کہے گا خدا کی آواز پر اور رسول کی آواز پر نہ کہ تمہاری آواز پر۔ تو داعی الی اللہ کا یہ غرور بھی توڑ دیا کہ ہم نے بلایا تھا اس لئے وہ احمدی ہو گیا، ہم نے دعوت دی تھی اس لئے اس نے حق کو قبول فرمایا۔ "فاستجابوا للہ والرسول" وہ استجابت کرتے ہیں یا کی تو اللہ اور رسول کے لئے کی چونکہ رسول خدا کی صفات کا مظہر بنا ہوا تھا۔

تو اس لئے دعوت الی اللہ والے کے لئے ان آیات میں بہت ہی عظیم حکمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ اگر آپ ان کی تہہ میں اتر کر دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ حکمتوں کے سمندر ہیں جو قرآن کریم کی چھوٹی چھوٹی آیات میں جو کوزے سے بھی چھوٹی ہیں ان میں آپ کو بھرے ہوئے اور موجیں مارتے ہوئے دکھائی دینے لگیں گے۔ تو پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ آپ نے حسن کی تلاش کرنی ہے اور حسن ہر انسان میں موجود ہوتا ہے لیکن بعضوں میں زیادہ بعضوں میں کم۔ تو حسن کا متلاشی پہلے تو زیادہ حسن کی طرف جایا کرتا ہے نہ کہ کم حسن کی طرف، کم حسن کی طرف تو تب جاتا ہے جب زیادہ حسن ملے نہ۔ اگر سونے کی ڈلیاں ریت پر بکھری پڑی ہوں تو ریت کے اندر جو ریت کے ذروں کی طرح سونا ملا ہوا ہوتا ہے اس کے کھوج میں وہ وقت ضائع نہیں کرے گا پہلے وہ ڈلیوں کو چنے گا جب ڈلیاں ختم ہو جائیں پھر ریت کی باری آتی ہے پھر ان باریک ذروں کی تلاش ہوتی ہے پھر اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے گڑھے کھودنے پڑتے ہیں۔ ان میں پانی ڈال کر یا نہروں کے پانی کا رخ اس طرف پھیر کر ان میں وہ ریت کو ڈالتے اور بار بار کھنگالتے ہیں یہاں تک کہ سونا الگ اور ریت الگ، محنت پھر بھی وہ کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ چونکہ تھوڑا سونا ہے نسبتاً زیادہ محنت کرنی پڑے گی اس لئے چھوڑ ہی دو۔ تو آپ نے چھوڑنا تو ہے نہیں آپ کو چھوڑنے کا حکم ہی نہیں ہے۔ حکم یہ ہے کہ حسن کی تلاش کرو ایسا حسن جس پر اللہ کی نظر پڑنے لگے اور اس مضمون کے لئے اگلی آیت اس مضمون کو جیسا کہ مزید بڑھائے گی، اس مضمون کے لئے نہیں اس مضمون کو سمجھنے کے لئے اگلی آیت یا اس آیت کا اگلا ٹکڑا ہے وہ اس کو خوب روشن کر دے گا جب ہم وہاں تک پہنچیں گے، لیکن نصیحت کے طور پر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ پہلے خدا کے اچھے صاف ستھرے بندوں کی تلاش کریں وہاں سے دعوت الی اللہ شروع کریں تھوڑے وقت میں آپ کو زیادہ پھل ملے گا۔ اور ایسے سعید فطرت بھی بندے ہوتے ہیں جن کو اگر آپ نہ بھی کہیں تو اللہ ویسے ہی بلا لاتا ہے چنانچہ وحی کے ذریعے، کشوف کے ذریعے، الہامات کے ذریعے، ایسے واقعات کے نتیجے میں جو بظاہر اتفاقات ہوتے ہیں مگر جب ان پر آپ نظر ڈالتے ہیں تو اتفاق نہیں بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تقدیر جاری ہو رہی ہوتی ہے اس لئے وہ اتفاق نہیں کہلا سکتے۔

چنانچہ خدا کے بہت سے ایسے نیک بندے جن تک پیغام پہنچا ہے ان کے حالات جب مجھ تک پہنچتے ہیں تو ایک نہیں بے شمار ایسے شواہد دکھائی دیتے ہیں ایسے گواہ مہیا ہو جاتے ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں اس کے حق میں گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کی نظر ان پر پڑی تھی تو پھر حالات کو اس کے مطابق اس کو حاصل کرنے کے لئے سازگار فرما دیا گیا۔ چلتے چلتے بظاہر ایک حادثے کے نتیجے میں اس کا رخ بدل جاتا ہے، بظاہر اتفاقاً ایک احمدی کے دروازے پر دستک دیتا ہے بظاہر اتفاقاً اسے اندر بلا لیا جاتا ہے، بظاہر اتفاقاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر وہاں لٹکی دکھائی دیتی ہے اور بظاہر اتفاقاً اسے پہلے سے ہی خواب آئی ہوئی ہے کہ یہ وجود ہے جو مجھے بلا رہا ہے۔ تو سب جگہ کہنے والا کہے گا "اتفاقاً، اتفاقاً، اتفاقاً" لیکن جو اس مضمون کو سمجھتا ہے وہ کہے گا بظاہر اتفاقاً۔ دیکھنے والا اتفاقاً بھی کہہ سکتا ہے مگر اتفاق کے سلسلے کو اتفاقاً نہیں کہہ سکتا۔ ہر چیز اتفاقاً ہو سکتی ہے، اتفاقاً اس نے کہیں تو جانا تھا رستہ بھولنا تھا تو کسی گلی میں تو نکلنا تھا، اتفاقاً کسی کا دروازہ تو کھٹکھٹانا تھا مگر اگر ہر اتفاق ایک خاص رخ کی طرف آگے بڑھ رہا ہو، اگر وہ گلی احمدی کی گلی نکلے، اگر وہ دروازہ احمدی کا دروازہ نکلے، وہ احمدی موجود ہو اور ایسا حسن خلق رکھتا ہو کہ دروازہ کھٹکھٹانے والے کو اندر آنے کی دعوت دے اور اس کی خاطر مدارات کرے اور وہاں تصویر لٹکی ہو جو اتفاقاً بھی ہو سکتی تھی مگر اسی کمرے میں بٹھائے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ہو اور پھر خواب آئی ہو تو اتفاقاً اب بتائیں کون پاگل ہے جو ان سب باتوں کو اکٹھا اتفاق کہے گا۔ تو ہر اتفاق میں تنہائی پائی جاتی ہے۔ جہاں دو اتفاق اکٹھے ہوں وہاں اتفاق کی بجائے کسی تجویز کا مضمون ابھرتا ہے کہ مجوزہ بات ہے۔ کوئی تین ہو جائیں تو اور بھی زیادہ اس بات کا امکان شروع ہو جاتا ہے کہ سوچی سمجھی تدبیر ہے اور جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو پھر تو اتفاق کہنا ہی حد سے زیادہ بےوقوفی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بلانا ہے اور اللہ تعالیٰ ویسے ہی نیک بندوں کا رخ اس طرف پھیر رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

تو خدا کی تقدیر یہ فیصلے کرتی ہے کہ کب موسم آیا ہے پھل کے پکنے کا، کب نیک روحوں کو سمیٹنے کی کوشش ہونی چاہیے، کب خدا کی طرف سے آسمان سے ایسے نشان اتریں کہ نیک روحیں ان نشانات کو دیکھ کر خدا کے رستے کی طرف متوجہ ہوں۔ یہ سب وہ تقدیر کے پہلو ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دے رہے مگر اللہ کی ہر بات سوچی سمجھی ایک تدبیر کے مطابق رونما ہوتی ہے۔

پس اس دور میں اللہ کو حسن کی تلاش ہے اور وہ آپ ہی کوشش کے بغیر بھی اکٹھے کر کر کے لا رہا ہے۔ پس جو آپ کی کوشش ہے اس کو جب پھل لگتے ہیں تو دراصل یہ بھی خدا ہی کی تدبیر کا ایک حصہ ہے اور خدا کی تدبیر کو تقدیر بھی کہتے ہیں۔ اللہ اس کو تدبیر بھی کہتا ہے قرآن کریم میں۔ "یدبر الامر" وہ تقدیروں کے فیصلے، امر یہاں تقدیر ہے، اللہ تدبیر کے ذریعے کرتا ہے۔ تو تقدیر سے بالا ایک تدبیر ہے جو خدا کی تدبیر ہے۔ تو اس پہلو سے خدا کی تدبیر نے جو تقدیر ہم پر کھول دی ہے وہ تمام دنیا کی سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی تقدیر ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے جو ہمیں طریق سمجھاتے ہیں ان میں سے یہ ایک طریق ہے جو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں اچھے لوگوں کی تلاش کریں اللہ کو ان کی ضرورت ہے اور جن میں کم حسن ہے ان میں حسن پیدا کریں کیونکہ جو نسبتاً کم حسن رکھتے ہیں ان کو حاصل کرنے کے لئے محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ پھر حسن پیدا کریں۔ اگر آپ حسن نہیں پیدا کریں گے تو آپ کے ہاتھ وہ پھل نہیں لگیں گے جن کی آپ کو حرص ہے اور حرص بھی بےجا ہے کیونکہ گندوں کو شامل کرنا اور نام کے طور پر تعداد بڑھانا یہ تو دعوت الی اللہ کا مقصد ہی نہیں ہے۔ دعوت الی اللہ کے نتیجے میں جب تعداد بڑھتی ہے تو نیکی کو تقویت دینے کی خاطر بڑھتی ہے اور اس پہلو سے تعداد کا بڑھنا مفید ہے۔ مگر گند اکٹھا کرلیں، بد اکٹھے کرلیں تو یہ دعوت الی اللہ کے مقصد کے بالکل منافی مقصد ہے بلکہ جو کچھ دعوت الی اللہ ہوتی ہے اس کو نقصان پہنچانے والا مقصد ہے۔ تو آپ یاد رکھیں آپ نے پہلا کام اچھوں کی تلاش، دوسرا کام اچھی باتیں تلاش کرکے ان کو ابھارنا اور ان کے ذریعے حسن کو بڑھانا ہے اور یہ جو کام ہے اس کے لئے بھی حکمت چاہئے تبھی خدا تعالیٰ ہمیشہ دعوت کے مضمون کے ساتھ حکمت کا مضمون باندھتا ہے۔

جن کو آپ خدا کے رستے کی طرف بلاتے ہیں ان میں خوبیوں کی تلاش کریں بلکہ ان کو چاہیں جو اچھے ہیں، جن کی خوبیاں دکھائی دے رہی ہیں۔

اب ایک شخص کی خوبی کو پہچان لیں اور اس کا ذکر اس سے کریں تو خواہ وہ کیسا ہی بد ہو اس کا دل دراصل یہی چاہتا ہے کہ میں اچھا ہوں اور جب کوئی شخص اس کی کسی اچھی بات پر نظر ڈالے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے خواہ سر سے پاؤں تک بدیوں سے وہ داغ دار ہو اس کے اندر کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے۔ آپ میں اگر پہچان ہے، اگر عرفان ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کسی کی خوبی کو پہچان کر اس پر کام کریں، نہ کہ اس کی بدیوں سے بات شروع کریں۔ بدیوں پر غلبے کے لئے کوئی وہاں FOOT HOLD ہونا ضروری ہے۔ جب فوجیں کسی دوسرے ملک پر حملہ کرتی ہیں تو اس کو فتح کرنے کے لئے پہلے وہاں ایک چھوٹی سی جگہ تجویز کرتے ہیں کہ یہاں ہم اتریں، یہاں اپنا وہ قدم جمائیں جس قدم کے جمانے کے بعد پھر ہم اردگرد کام کر سکتے ہیں۔ تو یہ بھی بےہودہ طریق ہے کہ پہلے بدیوں پر ہی حملہ کر دو۔ قدم جمانے کے لئے اپنے مزاج کی چیز پر قدم جمایا جاتا ہے۔ جو سرزمین قبول کر سکے کسی فوجی یلغار کو اسی کو چنا جاتا ہے۔ پس حکمت عملی کا تقاضا یہ ہوتا ہے اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے یہاں تک کہ ابھی زائر میں جو انگلستان کا یہاں سے فوجی دفد روانہ ہونے والا تھا اس کے کمانڈر نے اپنے بیان میں یہ بات بھی داخل کی۔ ان سے پوچھا کسی ٹیلی ویژن کے ایک سوال کرنے والے نے کہ آپ کیسے کام کریں گے۔ اس نے کہا سب سے پہلے تو ہم یہ دیکھیں گے کہ وہاں قدم جمانے کے لئے کون سی جگہ موزوں ہے جب تک ہمیں وہ جگہ نہ مل جائے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے تو جائزہ لے کر اس جگہ کو ڈھونڈیں گے پھر وہاں قدم جمائیں گے پھر اردگرد کا کام آسان ہو جائے گا۔ تو کسی انسان کو دعوت دے کر بلانے سے پہلے اس کے دل میں وہ جگہ تو ڈھونڈیں جس میں آپ کا قدم صدق، آپ کی سچائی کا قدم مضبوطی کے ساتھ گڑ جائے اور وہ خوبیوں کی جگہ پر ہوگا۔ یہ ایسا ہونا صرف خوبی کی جگہ پر ممکن ہوگا۔ یہ نہیں کہ ہر اس کی عادت کے ساتھ اپنا تعلق باندھنا، اگر اکثر بد ہے تو آپ کو بد ہوئے بغیر اس سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔

پس خوبی کی تلاش کرنا اور اس سے تعلق باندھنا ضروری ہے پھر ماحول کو رفتہ رفتہ خوبیوں میں تبدیل کرنے کا کام ممکن ہے۔ اور وہ شخص جس کے ساتھ یہ تعلق قائم ہو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ ضرور آپ کی نیکی سے پہلے سے زیادہ مغلوب ہوتا چلا جاتا ہے اور متاثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ بچوں کی تربیت میں بھی یہی حساب ہے کسی بچے کو مائیں ڈانٹ ڈانٹ کر ٹھیک کرنے کی جتنی مرضی کوشش کرلیں کبھی بھی نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ بغاوت پیدا ہوتی جاتی ہے ضد ہوتی چلی جاتی ہے۔ میں جب دورے کرتا ہوں تو بسااوقات مائیں ایسے بچوں کو لے کے آتی ہیں کہتی ہیں ہماری تو بات ہی نہیں مانتا، یہ تو سرکش ہی ہوتا چلا جا رہا ہے اور جب وہ کہہ رہی ہوتی ہیں میں اس کے بچے کی آنکھوں میں غیظ و غضب دیکھ رہا ہوتا ہوں اور بھی زیادہ متنفر ہو رہا ہوتا ہے ماں باپ سے کہ ہمیں تو یہ ملانے کے لئے لائے تھے کہ ٹیلی ویژن پہ ہم جس کو دیکھا کرتے تھے اس سے ملاقات ہوگی اور وہ ہمیں چاکلیٹ بھی دے گا تو اس کو تو ہمارا دشمن بنا رہے ہیں یہ۔ تو وہ پہلے سے زیادہ متنفر ہو جاتے ہیں۔ پھر میں ان کو آگے بلاتا ہوں پیار سے اور کافی ان میں غصہ آ چکا ہوتا ہے اس وقت تک، پیار کرکے، تھپکا کر، آہستہ آہستہ باتیں کرکے ان کا خوف دور کرتا ہوں۔ کہتا ہوں ماں باپ کی بات نہ سنو، تم تو اچھے ہو، اندر سے تم اچھے ہو نا آخر۔ کہتے ہیں ہاں ہم اچھے ہیں تو جب وہ اپنی اچھائی تسلیم کر لیتے ہیں تو پھر آہستہ آہستہ بعض دفعہ ماں باپ بھی بتانے لگ جاتے ہیں کہ ہاں اس میں یہ بات تو ہے۔ تو میں نے کہا جب یہ بات ہے تو کیوں آپ نے اس کو بد بنا کر پیش کیا۔ پھر اس سے باتیں ہوتی ہیں رفتہ رفتہ، بلا استثناء آج تک میں نے کبھی اس حکمت عملی کو جو خدا کی سکھائی، قرآن کی حکمت عملی ہے ناکام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ اپنی خوبیوں کو جب بیان ہوتا دیکھتا ہے اور اس خوبی کے حوالے سے میں اس سے وعدے لیتا ہوں کہ تم نے اب یہ کام بھی نہیں کرنا وہ بھی نہیں کرنا تو وعدے کرتا ہے اور اگلی ملاقات میں یا بعض دفعہ خطوں کے ذریعے ماں باپ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ واقعۃً تبدیل ہو گیا ہے اور پھر وہ مستقل تبدیلی رہتی ہے۔

ایسے بچے بھی جن کو سکول کے اساتذہ تبدیل نہیں کر سکے اور ماں باپ کو شکایتیں کرتے تھے کہ شاید یہ پڑھنے کے قابل ہی نہ سمجھا جائے اس میں یہ برائیاں ہیں جب ان سے اس طریق پر بات کی جو خوبصورتی کی تلاش اور خوبصورتی پر عمل درآمد کرکے اس کے اندر نیا حسن پیدا کرنا ہے تو اس کے بعد، یعنی ایسی مثالیں ہیں جو معین میں بیان کر رہا ہوں کوئی فرضی باتیں نہیں کر رہا، ان کے ماں باپ نے بتایا کہ اساتذہ نے تعریف کی ہے اس کی اب کہ اس بچے میں تو انقلاب آگیا ہے۔ تو آپ نے جو باتیں بچے میں انقلاب کرنے کے لئے کرنی ہیں وہ ساری دنیا میں وہی کام آئیں گی۔ ان باتوں میں انسانی فطرت ہے جو مرکزی نقطہ ہے وہ ہر بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت سب میں برابر ہوتی ہے اور یہی حکمت عملی ہے جو دنیا کو دعوت الی اللہ کی طرف بلانے میں کامیاب ہوگی۔

تو اپنے تعلقات بڑھائیں محض پیغام نہ دیں۔ گرد و پیش احسان کا مضمون جاری کریں اور پھر خوبیوں پر نظر رکھتے ہوئے ان کی خوبیوں کو آگے بڑھائیں۔ جب خوبیوں میں ایک قسم کا بڑھنے کا مادہ از خود جاگ اٹھے گا تو آپ سمجھیں گے کہ آپ کام کر رہے ہیں، دراصل اللہ کی تقدیر کام کرتی ہے گویا TAKEOVER کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اور پھر اسے کھینچ کر اپنی طرف لے آتا ہے۔ چنانچہ یہ آیت اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے یوں بیان کرتی ہے "و یھدی من یشآء الٰی صراط مستقیم" پھر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرنے لگتا ہے اسے صراط مستقیم کی طرف لے آتا ہے۔ "من یشآء" میں کون "من" ہے "للذین احسنوا" یہ جو فعل ہے اللہ تعالیٰ کا "یھدی من یشآء"، "یھدی للذین احسنوا" ہے اصل میں "ل" کا تعلق "یھدی" سے لگتا ہے اور بھی اس میں مضامین ہیں اگر وقت اجازت دے گا تو میں اس کو سمجھاؤں گا لیکن پہلی بات یاد رکھیں کہ اللہ ان کو ہدایت دیتا ہے جو "احسنوا" جو اپنی بدیوں کو دور کرکے حسن میں تبدیل کرتے ہیں۔

"احسنوا" کا جو لفظ ہے یہ بہت وسیع معنے رکھتا ہے، ایک یہ کہ وہ لوگ جو احسان کریں کسی پر ان

!!! ANGEBOT !!

- Günstige Drucksachen -

(gultig nur fur Deutschland)

Zum Beispiel

DIN A4, ein Seite, 50 T., eine Farbe : 750,- DM
DIN A4, ein Seite, 50 T., zwei Farben : 950,- DM
DIN A4, beide Seiten, 50 T., eine Farbe : 1050,- DM
DIN A4, beide Seiten, 50 T., zwei Farben : 1500,- DM

(alle Preise sind Abholpreise ohne MwSt.)

Für die Anlieferung berechnen wir Ihnen nur 0,90 DM pro Kilometer zum Empfänger

Drucksachenvertrieb
Arif Mubarik
Saarbrücker Straße 42
66299 Friedrichsthal

Tel. + Fax : 06897 / 843657

کم قیمت میں اپنے اشتہارات چھپوانے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری رعائیتی قیمتیں اوپر درج ہیں۔ اس کے علاوہ مزید معلومات آپ
روزانہ ۴ بجے سے ۶ بجے شام مندرجہ بالا فون پر حاصل کر سکتے ہیں۔

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

کا اللہ مددگار بن جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ دوسروں کی بدی کو دور کر کے حسن میں تبدیل کریں۔ تیسرا یہ کہ اپنے حسن کو اور بھی زیادہ اجاگر کریں۔ پس یہ تین چیزیں بیک وقت شروع ہونی چاہئیں اور ساتھ ساتھ چلتی رہنی چاہئیں۔ پس "للذین" کا ایک معنیٰ تو یہ ہے کہ ہدایت ان کو دیتا ہے۔ دوسرا آیت کا یہ ٹکڑا اپنی ذات میں ایک مکمل الگ مضمون بھی رکھتا ہے اور وہ اس طرح ہوگا کہ "للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ" وہ لوگ جو احسان کرنے والے ہیں ان کے لئے "حسنیٰ" ہے یہاں "الحسنیٰ" جواب ہو جائے گا "للذین" کا۔ وہ لوگ جو احسان کرنے والے ہیں ان کا کیا ہے؟ ان کے لئے "حسنیٰ" ہے۔ "وزیادۃ" بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔

پہلے خدا کے اچھے صاف ستھرے بندوں کی تلاش کریں، وہاں سے دعوت الی اللہ شروع کریں، تھوڑے وقت میں آپ کو زیادہ پھل ملے گا۔

اب "حسنیٰ" کیا ہوتی ہے۔ "حسنیٰ" کا عام معنیٰ تو ہے اچھی بات لیکن اہل لغت بیان کرتے ہیں کہ "حسنیٰ" کسی خوبی کا درجہ کمال تک پہنچنا ہے اور اس کو SUPERLATIVE DIGREE جو انگریزی میں کہا جاتا ہے وہی "حسنیٰ" پر بھی صادق آتا ہے۔ افضل اور تفضیل کا جو صیغہ ہے، جو معنے اس میں پائے جاتے ہیں وہ "حسنیٰ" لفظ میں پائے جاتے ہیں سب سے اچھی، سب سے اعلیٰ۔ تو "للذین احسنوا" اگر آپ "احسنوا" فعل کو الگ بیان کر کے ذرا رکیں اور پھر کہیں "الحسنیٰ"۔ ان کے لئے "حسنیٰ" ہے تو گویا آیت کا یہ ٹکڑا اپنی ذات میں مکمل آیت بن جاتی ہے اور یہ ایسی بات ہے جس کو کھینچ تان کر بنانے کی ضرورت نہیں بعینہٖ یہی معنیٰ اس کے اندر داخل ہے۔ پس "للذین احسنوا" وہ لوگ جو اس کام میں مصروف ہوتے ہیں کہ دوسروں پر احسان کر رہے ہیں، دوسروں کے حسن کو بہتر بنا رہے ہیں پھر خدا کی تقدیر ان کے اندر بھی ان کے حسن کو بڑھانے لگتی ہے یعنی یہ جزا کے طور پر ہے اور لفظ "زیادۃ" نے صاف بتا دیا کہ جزا ہی مراد ہے کیونکہ خدا تعالیٰ بندے کے اعمال کی جزا ان کے حقوق سے ہمیشہ زیادہ دیتا ہے۔

فرمایا وہ لوگ جو دعوت الی اللہ کر رہے ہیں لوگوں کو بلا رہے ہیں خدا کی طرف یعنی دارالسلام کی طرف بلا رہے ہیں کیونکہ اللہ بھی دارالسلام کی طرف بلاتا ہے ان کو جزا کے طور پر اللہ تعالیٰ یہ توفیق بخشتا ہے کہ ان کی اپنی خوبیاں بڑھ کر "حسنیٰ" کا مقام حاصل کر لیتی ہیں یعنی درجہ کمال کو جا پہنچتی ہیں "وزیادۃ" اور جب درجہ کمال کو پہنچ گئیں تو "زیادۃ" کیا ہوا۔ "زیادۃ" میں وہ شعلہ نور والی بات ہے جو میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا حسن اس آیت میں جو آیت نور ہے اس میں درجہ کمال تک پہنچتا ہوا دکھایا جا رہا ہے اس سے آگے وہ بڑھ نہیں سکتا بھڑک اٹھا ہے، پھر زیادہ کیسے ہوا۔ اس لئے کہ اللہ کا نور اس میں اتر آیا اور جب اللہ کا نور اتر آیا ہے تو انسانی درجہ کمال کا مقام ختم ہو گیا پھر خدا کے کمال میں سفر کا مضمون شروع ہو جاتا ہے اور وہ لامتناہی ہے۔

پس بہت ہی عظیم اجر کا دعویٰ ہے جو داعیین الی اللہ کے لئے ہے کیونکہ سارا مضمون ہی وہ ہے اور اتنا عظیم الشان دعویٰ ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں، کوئی آخری اس کا کنارہ نہیں ہے۔ جو لوگ بھی خدا کی خاطر حسن پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور حسن کے ساتھ لوگوں پر احسان کریں گے ان کے لئے خدا وعدہ فرماتا ہے کہ ان کے حسن کو اس حسن کی صلاحیتوں کے آخری کناروں تک پہنچا دے گا جس سے بڑھ کر انسان میں حسن ہو نہیں سکتا۔ جب وہاں پہنچ گیا، اپنے درجہ کمال کو پہنچ گیا پھر اپنے حسن کا نور ان پر اتارے گا اور پھر کوئی اس کی انتہا نہیں ہے "زیادۃ" ہی بس ایک لفظ ہے جو بیان کیا جا سکتا ہے کیونکہ "زیادۃ" میں سب سے زیادہ کی بحث نہیں چھیڑی گئی، ہو ہی نہیں سکتی تھی، ان کا نور پھر خدا کے تعلق کی بناء پر، اس سے وصل کے نتیجے میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

پس آپ دعوت الی اللہ کے اس اعلیٰ عرفان سے آراستہ ہو کر جو اس آیت کریمہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے پھر سفر شروع کریں ان لوگوں کی تلاش کریں جن کو خدا کی طرف بلانا ہے ان کی خوبیوں پر نظر رکھیں ان کی تلاش کریں جس طرح اللہ خوبیوں پر نظر رکھتا ہے اور تعلق جوڑتا ہے بعینہٖ یہی مضمون ہے جو یہاں ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بندے اور خدا کے تعلق میں یہی معرفت کا نکتہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کا غیر اللہ سے تعلق کیسے قائم ہو سکتا ہے۔ ہر غیر اللہ محدود ہے، ہر غیر اللہ کوئی نہ کوئی نقص رکھتا ہے، ہر انسان خواہ کتنا بھی خوبصورت دکھائی دے جب خدا کے زاویہ نظر سے اس کو دیکھیں گے اس میں نقائص دکھائی دیں گے اس میں کمزوریاں نظر آئیں گی۔ اول تو بندوں کے نقطہ نظر سے بھی بے شمار کمزوریاں ہیں۔ انسان کا اپنا نقطہ نظر جو ہے جہاں سے وہ اپنی ذات کو جانچتا ہے اگر وہ اچھا اور سچا ہو تو انسان اپنے اندر اتنی بدیاں پائے گا کہ اس کے ہوش و حواس گم ہو جائیں گے۔ وہی ظفر کا شعر ہے جو میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں ہر دفعہ اس موقع پر مجھے یاد آتا ہے چونکہ اچھا ہے اس لئے میں اس کو بار بار بیان کرنے سے تھکتا نہیں۔ بہادر شاہ ظفر نے اس نکتے کو اردو شعر میں بہت عمدگی سے بیان کیا وہ کہتا ہے

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر

اپنے حال سے جب تک غافل تھے لوگوں کے عیب و ہنر تلاش کرتے رہے۔

پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

اپنی برائیاں دکھائی دینے لگیں تو اتنی زیادہ تھیں کہ ان کے مقابل پر کوئی بھی برا دکھائی نہیں دیا۔

اب بظاہر یہ ایک شعری مبالغہ ہے لیکن میرے نزدیک ظفر نے خواہ حقیقت کو پہچان کر کہا تھا یا شعر کو خوبصورت بنانے کے لئے کہا تھا جو بات کہہ گیا وہ بات بالکل سچی ہے۔ کیونکہ انسان دوسرے کی برائیاں زیادہ دیکھ سکتا ہی نہیں جتنی مرضی تلاش کر لے۔ ہر انسان نے اپنی برائیوں پر اتنے پردے ڈھانپے ہوئے ہوتے ہیں اور اتنی احتیاطیں برتی جاتی ہیں کہ اس کی برائیاں دکھائی دینا شاذ کا کام ہے۔ وہ جو بد آپ کو دکھائی دیتے ہیں بے حیا بھی ہوں تب بھی آپ کو نہیں پتہ کہ جو دکھائی دے رہی ہیں برائیاں وہ تو جس طرح ایک آئس برگ کی ٹپ ہوتی ہے برف کا تودہ جو سمندر میں تیر رہا ہے ایک بٹا دس صرف نظر آتا ہے اس کا باقی سب چھپا ہوتا ہے۔ تو برائیاں ساری کی ساری تو کسی کی پتہ لگ ہی نہیں سکتیں صرف ایک ہے وجود جس کی برائیاں آپ کو پتہ لگ سکتی ہیں وہ آپ کا اپنا وجود ہے اور اگر آپ دیانت داری سے اپنی برائیاں تلاش کر لیں تو "نگاہ میں کوئی برا نہ رہا" والا مضمون ضرور سچائی کے ساتھ صادق آئے گا۔

پس جب یہ حال ہے انسان کا تو اللہ کا تعلق کیسے قائم ہو جائے۔ بدوں کے ساتھ تو تعلق قائم نہیں ہوا کرتا۔ اس نکتے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جس طرح سمجھایا حیرت انگیز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی بات پر دل بے اختیار عاشق ہوتا ہے اچھل اچھل کر، جس طرح دودھ کے لئے بچے کا دل اچھلتا ہے اور بچے کی پکار پر ماں کا دل اچھلتا ہے اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر طالب حق کا دل بے اختیار سینے میں اچھلنے لگتا ہے۔ دیکھیں کیسا نکتہ بیان فرمایا، فرمایا خدا کی مخلوق ہے، ناممکن ہے کہ وہ کلیتاً حسن سے خالی ہو کیونکہ جب خالق حسین ہے تو اس کے نقش کو چاہے جتنا مرضی آپ گندا کر دیں کہیں نہ کہیں سے اس کا حسن ضرور جھانکے گا۔ مٹی ہوئی چیزیں بھی اپنے سابقہ حسن کی داستان خود دہراتی ہیں۔ کھنڈروں کو دیکھیں بڑی بڑی عمارتوں، بڑے بڑے عظیم محلات کے کھنڈر بھی بظاہر جنوں، بھوتوں اور گیدڑوں اور بچھوؤں اور سانپوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں مگر جب آپ ان کا معائنہ کرتے ہیں وہ دیکھتے ہیں تو آپ کو دکھائی دیتا ہے کہ کسی زمانے میں بہت خوبصورت عمارتیں تھیں کیونکہ حسن کا نقش کلیتہً مٹ ہی نہیں سکتا۔ پس اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ کلیتہً بد ہی ہوگی، کوئی انسان حسن سے عاری ہو گیا ہے، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ جب بندے سے تعلق رکھتا ہے تو اس حسن کے مقام پر اپنے قدم صدق کو جماتا ہے۔ وہاں اپنا سچائی کا قدم رکھتا ہے جو حسین اور ستھرا مقام ہے۔ پس جس طرح فوجیں MOVE کرتی ہیں فتح کرنے کے لئے ایک علاقے کو اور وہاں ایک WAR HEAD بناتی ہیں جہاں سے پھر انہوں نے آگے جنگ لڑنی ہے۔ اللہ جب یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے کسی بندے کے دل میں اتر آنا ہے تو اس کو پتہ ہے کہ میرے بندوں کی کون کونسی خوبیاں ان میں ابھی

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SCHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر، پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلی فون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

CH. IFTIKHAR & BROTHERS

TEL : 04504-201

FAX & TEL : 04504-202

بھی قائم ہیں۔ وہاں وہ قدم رکھتا ہے اور پھر وہاں سے وہ پھیلنا شروع ہوتا ہے اور اس کی بدیوں کو خوبیوں میں تبدیل کرنے لگتا ہے۔ تو آپ کے لئے بھی یہی حکمت عملی ہے۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ کوئی بندہ حسن سے کلیتہً عاری ہو۔ آپ کے پاس کافی گنجائش موجود ہے کہ آپ خدا کے بندوں کے حسن کو تلاش کریں، ان کی خوبیوں پر نظر رکھیں اور انکساری اس کے ساتھ یہ رکھیں کہ اپنے وجود کی بدیوں پر بھی نگاہ ڈالیں تاکہ جب آپ کسی وجود کو برا دیکھ رہے ہوں اور خوبیوں کے لئے محنت کر رہے ہوں، کوشش کر رہے ہوں کہ پتہ کریں تو غلطی سے کہیں دماغ میں یہ غرور نہ سما جائے کہ آپ ہی سب سے اچھے ہیں۔ اس لئے دوسرا پہلو اس کا یہ ہے اپنے حال پر نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھا کریں، انکساری کے ساتھ۔ اور پھر جو خوبصورتی ہے اس کے ساتھ جب آپ تعلق جوڑیں گے تو آپ کے ذریعہ پھر اللہ اس سے تعلق جوڑے گا۔ کیونکہ جو خدا کے بندے خدا کی خاطر کام کرتے ہیں اللہ ان سے بڑھ کر ان کی خاطر کام کرتا ہے ورنہ اللہ چاہتا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے بغیر ہی ساری دنیا کی اصلاح نہیں فرما سکتا تھا؟ مگر بندوں میں سے اس نے چن لیا۔ یہ بھی اس کے احسانات میں سے ایک بے حد خوبصورت احسان ہے کہ بندوں کو یہ اثر دیا کہ تم آپ ہی اپنے لئے کام کر رہے ہو۔ اور تم کرو گے تو پھر میں تمہارا ساتھ دوں گا، پھر تمہاری مدد کروں گا۔ پس اس پہلو سے جب خدا کا کوئی بندہ داعی الی اللہ، اللہ کی خاطر دعوت دے گا اور محنت کرے گا اور سفر اختیار کرے گا اور کوشش کرے گا، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کی دعوت کو پھل نہ لگیں۔

دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں جب تعداد بڑھتی ہے تو نیکی کو تقویت دینے کی خاطر بڑھتی ہے اور اس پہلو سے تعداد کا بڑھنا مفید ہے۔

اس ضمن میں آپ یاد رکھیں کہ بہت سے داعی الی اللہ جو یہ کہتے ہیں ہم کوشش تو بڑی کر رہے ہیں، ہم نے تو سب کچھ پورا کر دیا اب اللہ کے اختیار میں ہے، کچھ نہیں ہو رہا تو وہ خدا پر الزام لگاتے ہیں اور یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ ہم صحیح کوششیں کر رہے ہیں۔ اگر کوششیں اس اخلاص کے ساتھ ہوں جو خدا چاہتا ہے، اگر نیتیں پاک ہوں، دل پاک اور صاف ہوں، اگر اپنے اندر بھی "احسنوا" کا عمل بھی جاری ہو چکا ہو۔ یعنی دوسروں کے اوپر صرف احسان اور ان کو بہتر بنانے کا تعلق جاری نہ ہو بلکہ اپنی ذات میں بھی یہ کام جاری ہو چکا ہو تو خدا کا یہ وعدہ کیوں پورا نہیں ہوگا کہ "للذین احسنوا الحسنی" کہ جو لوگ اپنے آپ کو اچھا بنانا چاہتے ہیں، پہلے تو میں نے دوسروں کے حوالے سے بات کی تھی اب میں اس حوالہ سے آپ کو سمجھا رہا ہوں، ان کے لئے تو لازم ہے کہ اللہ ان کو "حسنی" عطا کرے گا۔ "وزیادۃ" اور اور بھی زیادہ۔ "زیادۃ" میں ایک اور مضمون یہ ہے کہ بہت سی خوبیاں جن کا آغاز کے لحاظ سے بھی کوئی وجود ان میں نہیں تھا۔ یعنی ان سے کام شروع ہو ہی نہیں سکتا تھا وہ نئی خوبیاں بھی ان کو عطا کرنے لگے گا۔ تو ایک "زیادۃ" کا وہ مفہوم تھا کہ اللہ اپنے فضل کے ساتھ اپنے حسن کا ان کے ساتھ رابطہ قائم کر لے گا۔ وہ بہت ہی دلکش مضمون ہے لیکن روزمرہ جاری و ساری مضمون ایک یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جو حسن کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، حسن کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں اگر وہ غیروں کا بڑھائیں گے خدا کی خاطر تو اللہ ان کا بڑھائے گا۔ اگر وہ اپنا بڑھائیں گے تاکہ غیر خدا کا حقیقی نمائندہ سمجھتے ہوئے اور خدا کی طرف سے آیا ہوا پہچان کر ان کی آواز پر لبیک کہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارے اندر "حسنی" پیدا کروں گا، تمہیں بہت ہی خوبصورت بنا دوں گا۔ یعنی وہ دراصل تمہاری کوشش سے نہیں ہوگا خدا کی خاطر کوشش کرنے کا پھل ہے کہ تمہارا حسن پہلے سے بڑھ جائے۔ "وزیادۃ" ان معنوں میں ہوگا پھر کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور بھی بہت سی خوبیاں دے گا جو تمہیں پہلے پتہ ہی نہیں تھیں، جن سے تم آشنا نہیں تھے اور جو بھی شخص دعوت الی اللہ کے عمل کو اس طرح کرتا ہے وہ جانتا ہے اس کے تجربے میں آئی ہوئی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی خوبیاں بڑھاتا ہے۔ کئی باتوں کی طرف اس کی پہلے توجہ نہیں ہوتی جب وہ دعوت الی اللہ کے میدان میں اترتا ہے تو اس کی خوبیاں علم میں بھی بڑھ رہی ہوتی ہیں، عمل میں بھی بڑھ رہی ہوتی ہیں، اور وہ ہمیشہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

اس کے آخر پر قرآن کریم اس نتیجہ پر اس آیت کو ختم کرتا ہے، یعنی ابھی آیت جاری ہے مگر میں نے صرف جو نتیجے کا پہلا حصہ ہے وہ آج بیان کرنے کے لئے چنا ہے، "ولا یرھق وجوھھم قتر ولا ذلۃ" ایسے لوگوں کے چہروں پر خدا کبھی سیاہی نہیں چڑھنے دے گا۔ اور کبھی ان کو ذلیل اور ناکام نہیں ہونے دے گا۔ کتنا عظیم الشان دعویٰ ہے۔ کتنا عظیم الشان وعدہ ہے۔ حسن تو اپنی ذات کے حوالے سے اس کو پتہ لگ ہی جائے گا جب بڑھے گا لیکن دشمن تو بدی کی تلاش میں رہتا ہے اور دشمن بعض دفعہ خدا کی طرف سے عطا فرمودہ حسن کو پہچانتا ہی نہیں کیونکہ اس کی غلیظ، گندی نظر صرف بدیوں کی تلاش میں ہے اور بعض دفعہ اتنی زہریلی ہو جاتی ہے کہ اس کو حسن بھی برا دکھائی دینے لگتا ہے۔ جس کے مذاق ہی بدل جائیں ان کو حسن اچھا نہیں لگتا۔ اب چند دن ہوئے ایک جگہ سے یہ اطلاع ملی کہ ہمارے بچے تو ایم ٹی اے میں دلچسپی نہیں لیتے اس لئے ایم ٹی اے کو ایسا بنائیں کہ وہ دلچسپی لینے لگیں۔ میں ان کو لکھوا رہا ہوں کہ آپ وہ ٹیلی ویژن کیوں نہیں دکھاتے جس میں ان کو دلچسپی ہے۔ ہمارے ٹیلی ویژن کو ویسے کیوں بنوا رہے ہو۔ جس میں ان کو دلچسپی ہے وہ گندگی کے پروگرام ہیں، وہ جنوں بھوتوں کے پروگرام ہیں، وہ آفتوں کے، ڈائنوں کے، بلاؤں کے پروگرام ہیں، خوفناک وجود جو آسمان سے اتر رہے ہیں دنیا کے وجود کچھ ان کے مقابلے کر رہے ہیں، فرضی کہانیاں، جھوٹے قصے۔ آپ نے ان کے مذاق بگاڑ دیئے ہیں تو ہم کیوں اپنے ٹیلی ویژن کا مذاق بگاڑیں۔ ان کو ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ پس وہ حسن کو برا دیکھ رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو اس حد تک دنیا کے گندے ذوق سے لذت اندوز ہونے کی چھٹی دے رکھی تھی، اب ذوق بگڑ رہے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں ہم اپنا مزاج ان کی خاطر بگاڑ دیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ آپ کے بچوں کا جو مزاج ہے وہ آپ نے بگاڑا ہے۔ آپ کا یہ حق نہیں کہ ہمارا مزاج بھی بگاڑیں آپ۔ اور ہم جو سچا ذوق اور سچائی کی محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں اس لئے کہ آپ کے بچوں کو دلچسپی نہیں ہم یہ بات چھوڑ دیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ اچھی باتوں میں دلچسپی نہیں لیں گے تو آپ کی آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے آپ کی نسلیں ضائع ہو جائیں گی کوئی ان کو سنبھال نہیں سکتا۔

اس لئے اول تو یہ بھی ایک متکبرانہ بات ہے کہ جی ہمارے بچے تو بڑے اونچے ہیں آپ کے ٹیلی ویژن سے۔ اونچے وونچے کوئی نہیں ہیں، بگڑے ہوئے ہیں، نیچے ہیں۔ اور آپ ان کو اونچا اٹھائیں گے تو وہ اٹھ جائیں گے۔ کچھ دیر ساتھ بیٹھ کر بعض پروگرام دکھائیں تو ان کے اندر دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ آپ کے مزاج بگڑے ہوئے ہیں اس لئے بچوں کے بگڑے ہیں اور بچوں کے جلدی سنبھلیں گے آپ کی نسبت زیادہ جلدی اصلاح پذیر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اکثر اگر سو فیصد نہیں تو اکثر صورتوں میں ماں باپ یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے بچوں نے تو مصیبت ڈالی ہوتی ہے اور کوئی ٹیلی ویژن دیکھنے ہی نہیں دیتے۔ ایک ماں ڈیڑھ سال کا بچہ لے کر آئی کہ یہ تو جب بھی ٹیلی ویژن آن ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ ٹیلی ویژن دکھاؤ۔ بول بھی نہیں سکتا، اشارہ کرتا ہے میری طرف کہ جس میں وہ آتا ہے اور دوسرا ٹیلی ویژن دیکھیں تو رونے لگ جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے بچے پکڑ لئے ہیں اب اللہ کے فضل سے جماعت کے۔ تو اگر آپ کو وہم ہے کہ آپ ان کی تربیت کریں گے۔ اب بچے آپ کی تربیت کریں گے۔ مگر یہ باتیں جو ہیں یہ درست نہیں ہیں کہ یہ چھوٹی چیزیں ہیں۔ ہم اعلیٰ درجہ کے ملک کے اعلیٰ ٹیلی ویژن دیکھنے والے لوگ ہیں، ہمارے جیسے دکھاؤ۔ تو میں نے کہا کہ پھر تم اپنے پروگرام بناؤ اور اپنا ٹیلی ویژن بھی بنالو ساتھ ہی۔ ایسے پروگرام بناؤ گے جو سب کی اصلاح کے لئے ہوں اور سچائی پر مبنی ہوں ان میں لغو اور جھوٹی باتیں اور جھوٹے انداز نہ ہوں تو پھر ہمیں دو ہم بنا بنا کر تمہیں بھی دکھائیں گے، دنیا کو بھی دکھائیں گے۔ لیکن بگڑے ہوئے ذوق کی ہم متابعت کبھی کسی صورت میں نہیں کر سکتے۔

پس یہ ساری وہ باتیں ہیں جن کا اس آیت کریمہ میں اشارۃً ذکر ہے مگر واضح اشارے ہیں۔ جب آپ کریدتے ہیں تو صاف دکھائی دینے لگتے ہیں۔ "و لا یرھق وجوھھم قتر و لا ذلۃ"۔ یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ داعی الی اللہ اگر خدا کی خاطر دنیا میں خوبیاں پھیلانے کا عزم لے کر اٹھے گا تو خدا اس کے چہرے کو کبھی ذلیل نہیں ہونے دے گا۔ اس کے چہرے پر کبھی سیاہی نہیں چڑھے گی۔ اور یہ وعدہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہے۔ چنانچہ آیت کا بقیہ حصہ جنت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ پھر ان کے لئے ہمیشہ کی جنتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھ کر اس کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جتنا آگے بڑھائیں گے اتنا ہی خدا کی طرف سے "زیادۃ" عطا ہوتا چلا جائے گا۔

SATELLITE WAREHOUSE
MTV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Tel : 0181-265-6000

بقیہ: (سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی چند جھلکیاں)

سے عطا کی گئی تھی اس عقیدہ کو رد فرما دیا۔ اس پر آپ پر الزام لگایا گیا کہ آپ صحف کے فیصلوں کو رد کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں میں صحف کی تحریرات کو رد نہیں کرتا بلکہ یحییٰ بپتسمہ دینے والا ہی وہی ایلیاء ہے جس کی آمد کی خبر نوشتوں میں دی گئی تھی۔ چاہو تو مانو، چاہو تو انکار کر دو۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح عقل اور روشنی کی بات کرنے والے تھے۔ حضور نے سائل سے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ ان میں سے کون درست تھا۔ حضرت مسیحؑ اپنی عقل میں درست تھے یا یہودی علماء؟ یقیناً حضرت مسیح ہی حق پر تھے۔ حضور نے فرمایا کہ پھر ہم غیر احمدی علماء سے کہتے ہیں کہ جب تم کہتے ہو کہ مسیح آسمان پر گئے اور دوبارہ وہی آسمان سے اتریں گے تو ہم کہتے ہیں کہ نہیں ان کے نام پر اسی خو بو پر انکا ایک مثیل آئے گا تو بتائیں کون درست ہے تم یا ہم؟ مسیحؑ کی آمد کے متعلق ہماری رائے وہی ہے جو خود حضرت مسیحؑ کی ایلیاء کے متعلق تھی۔ اگر ہم غلط ہیں تو حضرت مسیحؑ بھی غلط ٹھہرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات جو احمدی پیش کرتے ہیں یہ عقل کے مطابق ہے۔ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ عقل خالص اور خدا میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

☆ ایک سوال یہ ہوا کہ کیا سنی ایک فرقہ ہے؟ حضور نے فرمایا کہ یہ فرقہ نہیں بلکہ بہت سے فرقوں کا مجموعہ ہے۔ مسلمانوں میں دو بڑی تقسیمیں ہیں۔ ایک شیعہ دوسرے سنی۔ تمام سنی ایک ہی عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ بعض دفعہ آپس میں بنیادی اختلافات رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سنی کیا ہیں اس بارہ میں اگر آپ عام آدمی سے پوچھیں تو اکثر کو ان کے عقائد کا علم بھی نہیں۔ وہ کہے گا کہ سنی وہ ہے جو سنی سنائی بات پر ایمان رکھے۔ حضور نے فرمایا یہ مذاق کی بات نہیں عملاً حقیقت یہ ہے کہ سنی لوگ اپنے عقیدوں کے بارہ میں خود کوئی معلومات نہیں رکھتے اور انہیں ان کے ملاں جو بتاتے ہیں وہی تسلیم کر لیتے ہیں۔

حضور نے قدرے تفصیل سے سنی اور شیعہ فرقہ کے درمیان فرق کو واضح فرمایا اور بتایا کہ سنی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ تھے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ اور وہ شیعوں کے اس نظریہ سے موافقت نہیں کرتے کہ خلافت وراثت میں ملنے والی چیز ہے۔

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بہت اہم ہے؟ حضور نے فرمایا کہ نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی صحیح حدیث ایسی نہیں ملتی کہ آپ نے ایسا کیا ہو یا آپ کے خلفاء نے یہ طریق اپنایا ہو۔ یہ تو ذکر ملتا ہے کہ آپؐ نماز کے بعد کچھ وقفہ کے لئے بیٹھتے اور دل میں دعا کرتے تھے۔ البتہ اگر کبھی کسی نے خاص امر کے پیش نظر دعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی لیکن نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی رسم بہت بعد میں رائج ہوئی۔

☆ ایک دوست نے کہا کہ میری طرح بہت سے نوجوان ان کمپنیوں کی طرف سے جہاں وہ ملازم ہیں ایسی باتوں کے لئے مجبور کر دیئے جاتے ہیں جو Ethical اقدار کے خلاف ہوتی ہیں اس بارہ میں رہنمائی فرمائیں کہ کیا طریق اختیار کریں کہ اپنی اخلاقی اقدار کی حفاظت بھی کریں اور دنیا میں ترقی بھی کر سکیں۔

حضور نے تفصیل سے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ Conscience اور Survival کا سوال صرف یورپ میں ہی نہیں ساری دنیا میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بلکہ ایشیائی ممالک میں جہاں کرپشن بہت بڑھ چکی ہے اس کی اور بھی اہمیت ہے۔ حضور نے بتایا کہ پاکستان میں کئی احمدیوں کو جو کرپشن کی راہ میں روک بنتے ہیں انہیں کئی طریق سے تنگ کیا جاتا ہے۔ میری احمدیوں کو یہی نصیحت ہے کہ جہاں تک ممکن ہے کرپشن میں ملوث ہونے سے بچیں اور مادی فوائد کے لئے اپنی روح کا سودا نہ کریں۔

☆ ایک بوزنین خاتون نے پوچھا کہ دنیا کا پریس ہمیشہ اسلام کا منفی رخ ہی کیوں پیش کرتا ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ مسلم انتہا پرستوں سے پوچھنا چاہئے کہ وہ کیوں غیر اسلامی طریق اختیار کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس بات کا قائل نہیں کہ بعض لوگوں کے غلط طرز عمل کی بنیاد پر ان کے مذہب کو مورد الزام ٹھہرایا جائے۔ کیونکہ اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے تو کوئی مذہب بھی بری نہیں ہو سکتا۔ کتنے یہودی تھے جن کو عیسائیوں نے قتل کر ڈالا محض اس بنا پر کہ جو طاعون ملک میں پھیلی ہے وہ یہودیوں کی وجہ سے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر چند سو سال پہلے عیسائیوں کے غلط رویہ کی بنا پر عیسائیت کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے تو اسلام کو کیوں بعض مسلمانوں کے طرز عمل کی بنا پر حملوں کا نشانہ بناتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس کے باوجود میں یہ کہتا ہوں کہ مسلم حکمرانوں کو کیا حق ہے کہ وہ اسلام کے نام پر دنیا میں دوسروں کے معاملات میں دخل دے کر فتنہ و فساد پھیلائیں۔

☆ ایک صاحب نے کہا کہ احمدیت کے مخالف کہتے ہیں کہ احمدی انگریزوں کا کاشتہ پودا ہیں۔ حضور نے فرمایا اس کا ثبوت کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ انگریزوں کی حفاظت کی وجہ سے احمدیت پھیلی ہے اس لئے ہم اس کا کچھ نہیں کر سکے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ان کی یہ بات درست تسلیم کی جائے تو قرآن غلط ثابت ہو گا کیونکہ قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اگر ہماری طرف یہ بعض باتیں بھی جھوٹے طور پر منسوب کرتا تو ہم اس کی شہ رگ سے پکڑ کر اسے ہلاک کر دیتے اور کوئی تم میں سے اس بات سے ہمیں روک نہ سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی خدا کی طرف جھوٹ منسوب کرے تو خدا کا کام ہے کہ اسے ہلاک کرے۔

حضور نے فرمایا کہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ میں قادیان سے جماعت کا نام ختم کر دوں گا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ مگر وہ نامراد رہا۔ پھر پارٹیشن کے بعد انگریز چلے گئے اور جماعت احمدیہ پاکستان میں بھی پھیلتی رہی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک جو احمدیت کے خلاف چلائی گئی وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ملاں ناکام رہے۔ انہوں نے سوچا کہ قانونی اقدامات کے بغیر ہم اس کی ترقی نہیں روک سکتے۔ وہ اس میں بھی ناکام رہے۔ پھر ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں احمدیت کو ایک قابل تعزیر جرم قرار دیا۔ اس وقت انگریز تو نہیں تھے۔ مگر بھٹو کا کیا ہوا اور ضیاء الحق کا انجام کیا ہوا؟ حضور نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ ایک جھوٹے مدعی کے خلاف تھے اور واقعی اسلام کے چیمپئن تھے تو خدا نے ان کو اس عبرتناک انجام تک کیوں پہنچایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ احمدی نہیں بلکہ ہمارے مخالف انگریزوں کے مددگار ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے یاد رکھیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کا عقیدہ انگریزوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ غیر احمدی علماء یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰؑ زندہ بجسد عنصری آسمان پر گئے اور واپس آئیں گے۔ اس طرح وہ عیسائیوں کے تثلیث کے عقیدہ کی تائید کرتے ہیں کہ مسیح کوئی عام آدمی نہیں تھا بلکہ ایسا تھا جس کی کوئی نظیر کسی انسان میں نہیں ملتی۔

حضور نے اس کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کفار مکہ نے مطالبہ کیا کہ آسمان پر جائیں اور پھر واپس کتاب لے کر آئیں تو ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ان سے کہہ دے کہ "سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا" عیسائی کہتے ہیں کہ تمہارے رسول نے کہا کہ اس کا زندہ آسمان پر جانا اس کی بشریت اور رسالت کے خلاف ہے۔ لیکن تم مانتے ہو کہ عیسیٰؑ زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھے اور زندہ اتریں گے تو ثابت ہوا کہ وہ بشر اور رسول سے بالا مقام رکھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ناقابل تردید شواہد سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ آپ عیسائیت کی ترقی کی راہ میں ایک ناقابل تسخیر دیوار بن کر کھڑے ہو گئے۔ آج افریقہ میں سینکڑوں ہزاروں گنا زیادہ تیزی سے احمدیت پھیل رہی ہے اور عیسائیت نہیں۔ حضور نے فرمایا وہ کیسے انگریز تھے جنہوں نے اپنی طاقت کے راز یعنی عیسائیت کے پھیلاؤ میں روک بننے کے لئے ایک آدمی کھڑا کیا جو ان کے مذہب کی بنیاد پر حملہ آور ہوا۔

اس کے علاوہ جو دیگر سوالات ہوئے ان میں سے چند ایک یہ تھے۔

☆ بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ نبوت مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے خلاف ہے۔
☆ جو لوگ احمدیت سے باہر ہیں ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟
☆ کیا قرآن مجید رسول اللہ کی وفات کے بعد لکھا گیا تھا؟
☆ عبادت کے لئے Meditation کے بارہ میں کیا خیال ہے؟
☆ بعض ممالک میں عورتوں کے ختنہ کی رسم ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے جماعت احمدیہ کیا کر رہی ہے؟
☆ اگر حضرت بابا نانک مسلمان تھے تو انہوں نے اسلامی اصطلاحات کیوں استعمال نہ کیں؟
☆ احمدیوں کو حج بیت اللہ کی اجازت کیوں نہیں ہے؟

یہ دلچسپ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اگلے روز ۴ دسمبر کو صبح حضور ایدہ اللہ مع قافلہ گاتھن برگ سے لندن کے لئے روانہ ہوئے اور ۵ دسمبر کو لندن میں ورود فرمایا۔ (رپورٹ۔ ابولبیب)

بقیہ مختصرات

☆ کیا نہانے سے پہلے وضو ضروری ہے؟
☆ شعور کے بارہ میں سوال کہ انسانی دماغ میں تصورات اور خیالات کی یلغار ہوتی رہتی ہے۔ خیالات دو سمت سے قابو میں آسکتے ہیں۔ ایک طبعی اور دوسرے فطری محرکات جیسے جذبات اور احساسات۔ ان سے دماغ میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ یہ دونوں شعور اور تحت الشعور کے تحت آتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا خیالات دماغ کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں یا ان کا جسم سے بھی تعلق ہوتا ہے۔ اور ان کا منبع کیا ہے؟
☆ ارض افغانستان میں شہادتوں کے بارہ میں سوال! کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "تو خدا کی نگاہ میں گر گئی" وہ قوم اپنی غلطیوں کا خمیازہ ابھی تک بھگت رہی ہے اور یہ بھی کہ "شہیدوں کا خون رنگ لاتا ہے" اس حوالہ سے کیا اس قوم کے دن پھرنے کے کوئی امکانات ہیں؟
☆ قرآن کریم میں مشارق اور مغارب کے الفاظ آتے ہیں۔ ان پہ حضور انور کا تبصرہ!
☆ آغا خانی لوگ مغرب کے وقت نماز کی بجائے دعا کرتے ہیں۔ نماز کے پابند نہیں۔ جمعہ کی نماز دوپہر کو نہیں پڑھتے۔ پانچ وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتے۔ حج، عمرہ بھی نہیں کرتے حالانکہ حضرت علیؓ یہ سب کچھ کرتے تھے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!
☆ قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ ہم جو ہر روز مال و دولت پر بھروسہ، عزت یا ملازمت یا کسی انسان پر بھروسہ جیسے شرک کرتے ہیں۔ کیا یہ بھی معاف نہیں کئے جائیں گے؟
☆ انسان سے گناہ ہوتے ہیں وہ توبہ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ پاک اور طیب زندگی گزارے۔ اسے کیسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا ہے؟
☆ شعور کے بارہ میں ایک اور سوال! کہ اسلامی اصول کی فلاسفی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دے کر اور اپنا تمام وجود اس کی راہ میں وقف کر کے اس کی رضا میں محو ہو کر اس وجہ سے دعا میں لگے رہتے ہیں کہ تا جو کچھ انسان کو روحانی نعمتوں، خدا کے قرب اور وصال، اس کے مکالمات اور مخاطبات سے مل سکتا ہے۔ وہ سب ان کو ملے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات پر موت آتی ہے۔ اور پھر دعا سے ہم از سر نو زندہ ہوتے ہیں۔ دوسری زندگی کے لئے الہام الٰہی ہونا ضروری ہے۔ یہاں یہ بھی لکھا ہے کہ دعا میں لگے رہتے ہیں تا کہ ان سب مکالمات اور مخاطبات میں سے حصہ ملے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!
☆ انبیاء اور رسل کے حوالہ سے سوال! کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے میں قوموں میں انبیاء اور رسول بھیجتا رہتا ہوں۔ یہ نزول مشرق وسطیٰ میں زیادہ ملتا ہے، امریکہ یا اس قسم کے دوسرے ممالک میں انبیاء کا ذکر نہیں ملتا؟
☆ جیسا کہ سائنس دان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مریخ پر زندگی موجود ہے۔ کیا قرآن کریم سے بھی اس قسم کا کوئی پتہ چلتا ہے؟
☆ آج کل بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلسطین، بوزنیا یا افغانستان میں مسلمان مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ ان کو اس بارہ میں کیسے سمجھایا جائے کہ مسلمان مشکلات پیدا نہیں کرتے؟

(ص۔ م۔ ش)

مسائل رمضان

روزہ کس پر فرض ہے

(عبدالماجد طاہر)

رمضان کے روزے ہر بالغ، عاقل، تندرست، مقیم (یعنی حالت سفر میں نہ ہو) مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ مسافر اور بیمار کی یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایام میں ان روزوں کو پورا کر لیں۔ جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔ مستقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی امید نہ ہو یا ایسے کمزور و ناتوان ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے۔ اسی طرح ایسی مرضعہ (دودھ پلانے والی) اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہے۔ ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔ (فدیہ کا ذکر الگ عنوان کے تحت آگے آئے گا)۔

روزہ رکھنے کی عمر

حضرت امام بخاریؒ نے "باب صوم الصبیان" یعنی "بچوں کا روزہ" کا الگ عنوان قائم کیا ہے اور اس میں حضرت عمرؓ کا یہ قول درج کیا ہے جو انہوں نے شراب سے بدمست ایک آدمی کو فرمایا تھا۔

"ویلک وصبیاننا صیام، فضربہ"

تیرا برا ہو ہمارے بچے روزے سے ہیں اور تو شراب پیتا ہے۔ چنانچہ اسے کوڑے لگائے گئے۔

رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ (دسویں محرم) کے روزہ کے بارہ میں روایت کرتے ہوئے حضرت ربیعؓ بنت معوذ بیان کرتی ہیں کہ:

"ہم یہ روزہ رکھتے تھے اور بچوں سے بھی رکھواتے تھے اور ان کو بہلانے اور کھیل کود میں مصروف رکھنے کے لئے روئی کا ایک کھلونا (گیند یا کھدو) بنا کر دیتے تھے اور جب کوئی کھانے کے لئے روتا تو اسے وہ کھلونا دے دیتے تھے اور اس طرح افطار کے وقت تک ان کو بہلا رکھتے تھے"۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب صوم الصبیان)

یہ روایت جس میں سختی سے بچوں سے روزہ رکھوانے کا ذکر ہے رمضان کے فرض ہونے سے پہلے کی ہے۔ علاوہ ازیں شروع میں سارے سال میں صرف ایک دن میں یہ روزہ ہوتا تھا جو نسبتاً بڑی عمر کے بچوں کو بھی رکھوا لیتے تھے۔ گویا بڑی عمر کے بچوں سے ایسا ایک آدھ روزہ رکھوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ روزہ رکھنے کی عمر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور بعض احکام ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح بتدریج ان کو روزوں کا عادی بنایا جائے"۔ (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ مائیں اپنے بچوں پر اس معاملہ میں رحم کرتی ہیں، کہتی ہیں ان کی ابھی عمر چھوٹی ہے اس لئے روزہ نہ رکھنے دیا جائے۔ بعض دفعہ بچے زیادہ شوق دکھاتے ہیں لیکن مائیں ان کو زبردستی روکتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ بچوں پر روزے فرض نہیں مگر بچپن سے ہی جب سے بچے نمازیں شروع کرتے ہیں اگر ان کو روزہ کے آداب نہ بتائے جائیں، ان کو روزہ کے نمونے نہ دکھائے جائیں یعنی ان کو روزے رکھنے کی تھوڑی تھوڑی عادت نہ ڈالی جائے تو جب وہ بالغ ہوتے ہیں ان کے اندر روزہ کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ ہمیں تو یاد ہے قادیان کے زمانہ میں جب خدا کے فضل سے روزہ کا معیار بہت بلند تھا اور سوائے مجبوری کے کوئی احمدی روزہ نہیں چھوڑتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تربیت کا اثر تھا اس لئے اس زمانہ میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ احمدی روزہ میں کمزور ہے۔ اس وقت طریق یہی تھا کہ بچپن ہی سے مائیں گھروں میں تربیت دیتی تھیں اور دس سال کی عمر سے بچے روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے۔ نیز بلوغت سے مراد انگریزی مقرر کردہ بلوغت کی عمر نہیں لی جاتی تھی یعنی یہ نہیں ہوتا تھا کہ انگریز نے ۲۱ سال کہہ دیا تو ۲۱ سال میں بالغ ہوگا اور ۲۱ سال سے شریعت فرض ہوگی یا انگریز نے ۱۸ سال مقرر کر دئے تو ۱۸ سال بعد شریعت فرض ہوگی۔ بلکہ انسانی اصطلاح میں اور عرف عام میں جب بھی انسان بالغ ہوتا تھا وہ پورے روزے رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ روزہ کے معاملہ میں بلوغت سے متعلق فقہاء میں کچھ اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما کے پیش نظر بعض فقہاء نسبتاً سہولت دے رہے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں بھی غیر معمولی سختی نہیں کی جاتی تھی بلکہ حوصلہ افزائی کے طور پر کوشش کی جاتی تھی کہ جو بچے بالغ ہو چکے ہیں یعنی ۱۳، ۱۴ سال کی عمر میں داخل ہو چکے ہیں کوشش کی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھیں۔ ایسے بچے جب پختہ عمر کو پہنچتے تھے یعنی ۱۸، ۱۹ سال کی عمر میں قدم رکھتے تھے تو پھر تو وہ لازماً رمضان کے پورے کے پورے روزے رکھا کرتے تھے۔ اس پہلو سے رفتہ رفتہ کمی واقع ہوئی خصوصاً تقسیم ملک کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ اس سلسلہ میں بہت کمزوری آگئی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء)

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

آیت

(البقرہ: ۱۸۵)

تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس یعنی روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

☆ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کا ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ حضور نے سبب پوچھا تو عرض کی گئی کہ روزہ دار کو سایہ کیا جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جلال سے فرمایا "لیس من البر الصوم فی السفر" کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الصوم، باب قول النبیؐ لمن ظلل علیہ واشتد الحر لیس من البر الصوم فی السفر)

☆ اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس پر پانی پھینکا جا رہا تھا۔ حضور نے صحابہؓ سے ازراہ شفقت پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ روزہ دار ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نیکی کی بات تو نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے جو اس نے تم کو عطا کی ہے۔ پس اس رخصت کو قبول کرو۔ (نسائی کتاب الصوم)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود مسافر کا روزہ کھلوا دیا کرتے تھے۔ عمروؓ بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک سفر سے حاضر ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا، ابو امیہؓ کھانے کا انتظار کرو۔ میں نے کہا حضور میں روزے سے ہوں۔ آپؐ نے ازراہ محبت فرمایا ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے۔

(نسائی کتاب الصوم)

☆ چنانچہ صحابہ کرامؓ سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ روزہ رکھنا معیوب خیال کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنے والا (خدا کے حکم کی نافرمانی کے لحاظ سے) اس شخص کی طرح ہے جو گھر میں رہ کر (بلا عذر) روزہ نہیں رکھتا۔ (ابن ماجہ)

☆ محمد بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت انسؓ بن مالک خادم رسولؐ کے پاس رمضان کے مہینہ میں آیا۔ آپ ایک سفر پر جانے والے تھے۔ سواری تیار کی گئی۔ آپ نے کھانا منگوا کر تناول فرمایا۔ میں نے پوچھا کیا یہ سنت رسولؐ ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سنت ہے اور پھر آپ سفر پر تشریف لے گئے۔ (ترمذی)۔

☆ صحابہ کرام کے بعد تابعین کرام کا بھی یہی طریق تھا کہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور مسافر کا روزہ کھلوا دیا کرتے تھے۔ مشہور تابعی ابو قلابہ بزرگ عالم بھی تھے۔ ایک سفر میں آپ کے ساتھ کوئی شخص تھا جب کھانے کا وقت آیا تو اس نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ ابو قلابہ نے کہا "اللہ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کی ہے اور سفر کے روزہ سے رخصت دی ہے اس لئے تم میرے ساتھ کھانا کھا لو اور روزہ کھول دو۔ چنانچہ وہ شخص آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا"۔

(نسائی، کتاب الصوم)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوریؓ نے اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا۔ بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا آپ روزہ کھول دیں۔ اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا دن رہ گیا ہے۔ اب کیا کھولنا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرمایا کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا"۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت ۱۷۷)

اسی طرح آپ لکھتے ہیں کہ:

"حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لئے مسجد تشریف لائے۔ ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا "سفر میں تو روزہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہئے چنانچہ ان کو ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دئے"۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صہ ۵۹ روایت نمبر ۳۷۸)

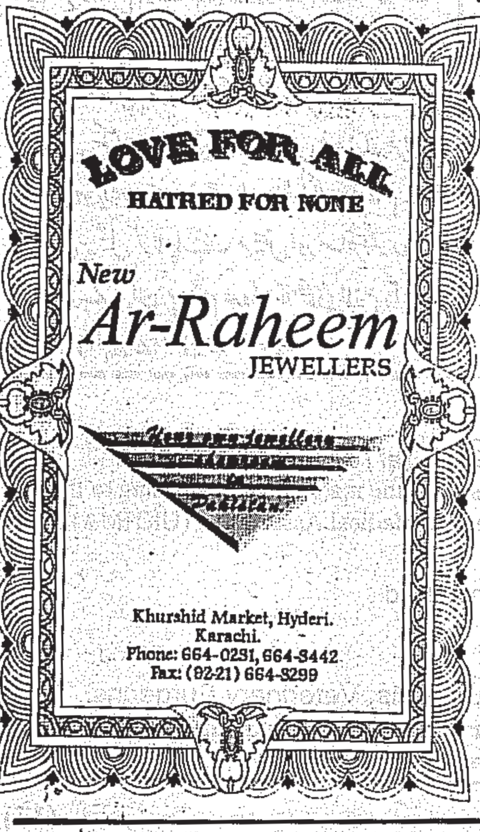

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"ماہ رمضان میں ایک دوست قادیان تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اندر سے شربت منگوایا تو اس دوست نے عرض کیا کہ روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضور نے روزہ کھلوا دیا اور دو خادموں کو حکم دیا کہ مسجد اقصیٰ کے کنویں پر لے جا کر انہیں نہلائیں اور سر پر پانی کے کم از کم ایک سو بوکے ڈالیں۔ چنانچہ حضورؑ کے ارشاد کی تعمیل کی گئی۔ وہ دوست بتاتے تھے کہ جب ان کے سر پر پانی گرایا جا رہا تھا تو انہیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ان کے جسم سے آگ نکل رہی ہے۔ اگلے روز باہر سے خبر آئی کہ دو مسافر شدید گرمی اور پیاس کے باعث روزہ کی حالت میں جان بحق ہو گئے۔ لیکن انہوں نے روزہ کھولنا گوارا نہ کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ تو اس پر آپؑ نے فرمایا کہ "قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ:

فمن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے، یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کو اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر "عدۃ من ایام اخر" کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا، یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے"۔ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء)

آپ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:

"اگر ریل کا سفر ہو، کوئی تکلیف کسی قسم کی نہ ہو تو رکھ لے ورنہ خدا تعالیٰ کی رخصت سے فائدہ اٹھائے"۔ (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء)

پھر ایک اور موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے اور اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا"۔ (البدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان اپنے سارے کام کرتا پھرتا ہے۔ ایسا شخص بیمار نہیں سمجھا جاتا۔

اسی طرح اس شخص کا سفر بھی جو ملازم ہونے کی وجہ سے سفر کرتا ہے سفر نہیں گنا جا سکتا۔ اس کا سفر تو ملازمت کا حصہ ہے۔ اسی طرح بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے۔ فوجیوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں۔ چند دن پیچش ہو جاتی ہے مگر اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ نہیں دیتے۔ پس اگر دوسرے کاموں کے لئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے۔ اس قسم کے بہانے محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے خلاف ہوتے ہیں۔ بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانہ سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ جتنے روزے اس نے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے"۔ (الفضل ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء)

پس وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو جیسے ریلوے گارڈ، ڈرائیور، پائلٹ، سفری ایجنٹ اور روز مرہ اپنے کاموں کے سلسلہ میں سفر کرنے والے یہ سب مقیم کے حکم میں ہونگے اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

دائمی مریض اور مسافر

دائمی مریض اور مسافر کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جائے گی"۔ (فتاویٰ احمدیہ صہ ۱۸۳)

روزہ رکھ کر سفر شروع کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے۔ ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے۔ مگر روزوں میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد سے شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں، روزہ میں سفر ہے، سفر میں روزہ نہیں"۔ (الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء)

سفر میں روزے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:

(۱) اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتا جا رہا ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں روزہ چھوڑنا ضروری ہے۔

(۲) اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات کو ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے جبکہ دن بھر وہاں قیام ہے۔

(۳) سحری کھانے کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے پہلے سفر ختم ہو جائے یعنی گھر واپس آ جانے کا ظن غالب ہو تو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔

(۴) اگر دوران سفر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے۔

سفر کی حد کیا ہے؟

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ "انما الاعمال بالنیات" بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا دقت پر نہیں ہے جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔

(الحکم جلد ۵ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء صہ ۱۳)

حضور علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ کے نام ایک خط میں فرمایا:

"من کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر" اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے۔ بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا"۔

(مکتوبات جلد پنجم نمبر ۵ صفحہ ۸۱)

[مکتوب بنام صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؓ]

مزدور اور روزہ

بعض مزدور روزہ رکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں کیا وہ اس عذر کی بناء پر روزہ ترک کر سکتے ہیں؟ روزہ رکھنے سے کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔ قرآن مجید نے اس عذر کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی احادیث میں اس کی تصریح آئی ہے، حالانکہ مزدور اس وقت بھی تھے۔ ہاں اگر کمزوری ہے اور روزہ ناقابل برداشت ہے تو یہ بیماری کے حکم میں ہے اور بیمار پر روزہ فرض نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب یہ سوال پیش کیا گیا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جب کہ کام کی کثرت ہوتی ہے مثلاً تخم ریزی کرنا یا فصل کاٹنا ہے۔ اسی طرح مزدور جن کا گزارہ مزدوری پر ہے ان سب سے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"انما الاعمال بالنیات" یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب یسر ہو رکھ لے"۔ (البدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

حائضہ، مرضعہ اور حاملہ

حائضہ عورت روزہ نہیں رکھ سکتی۔ حائضہ کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم حیض کے باعث روزے چھوڑتی تھیں تو ہمیں بعد میں وہ روزے پورے کرنے کا ارشاد ہوتا تھا۔

(ابن ماجہ، کتاب الصیام۔ باب ماجاء فی قضاء رمضان)

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتی۔ لیکن جب بعد میں یہ عذر دور ہو جائیں یعنی حائضہ حیض سے پاک ہو جائے اور نفاس کے دن ختم ہو جائیں تو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء واجب ہوگی۔ اور یہ روزے انہیں رکھنے ہونگے۔

مرضعہ اور حاملہ کے متعلق حدیث میں آتا ہے:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوٰۃ و عن الحامل والمرضع الصوم"۔

(ترمذی ابواب الصوم۔ باب ما جاء فی الرخصۃ فی الافطار للحبلی والمرضع)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کر دی ہے۔ اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورت کو اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الافطار للحامل والمرضع)

یعنی یہ دونوں اپنے عذر کے ختم ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے پورے کر لیں۔ اگر طاقت ہو تو فدیہ بھی دینا چاہئے جو اس بات کا کفارہ ہوگا کہ رمضان کی برکتوں والے مہینے میں وہ روزہ کی عبادت بجالانے سے محروم رہی ہیں۔ اگر فدیہ ادا کرنے کی طاقت نہیں تو روزے کافی ہیں۔

اگر کسی عورت کو ایسی حالت پیش آتی رہتی ہے کہ ایک وقت میں مرضعہ ہے اور دوسرے وقت میں حاملہ تو اس سے روزہ معاف ہے اور صرف فدیہ کافی ہے۔ اسی طرح شیخ فانی اور دائم المریض کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ جس کے لئے آئندہ روزہ رکھنے کا امکان صحت کے لحاظ سے کوئی نہیں تو صرف فدیہ ہی ادا کر دے۔

طالب علم اور روزہ

طالب علم جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کے لئے روزہ رکھنے کے بارہ میں یہ ہدایت ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے روز مرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا اس لئے روز مرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو وہ مریض کے حکم میں ہے لیکن اس بارہ میں کلیۃً وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ دار ہوگا اور اس سے اس کی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے۔

جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو تو کبھی اس پر روزہ واجب نہ ہوگا۔ اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے۔ ہاں تقویٰ سے کام لے کر خود سوچ لے کہ صرف عذر نہ ہو بلکہ حقیقی بیمار ہو۔

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء)

بعض لوگ افراط یا تفریط کا شکار ہوتے ہیں۔ کئی تو بغیر کسی بیماری یا عذر شرعی کے روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور کئی لوگ ہر بیمار، بوڑھے، بچے، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے، یہی امید رکھتے ہیں کہ وہ روزہ رکھے۔ یہ دونوں طریق درست نہیں کیونکہ ایک تو احکام شریعت میں جبر نہیں، دوسرے اس کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بعض احکام میں بعض شرائط مقرر کر دی ہیں۔ روزہ کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ اگر انسان مریض ہو خواہ اسے مرض لاحق ہو چکا ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا اسے یقینی طور پر بیمار کر دے یا بیماری میں اضافہ کا موجب ہو جیسے حاملہ ہے یا دودھ پلانے والی عورت ہے، یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ افراط و تفریط سے بچنا چاہئے۔ نہ تو معمولی عذر اور کمزوری اور ضعف ہو جانے کے بہانہ سے روزہ چھوڑنا چاہئے اور نہ ہی واقعی مجبوری اور حقیقی عذر میں روزہ رکھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ میں نہایت زریں ارشاد فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا"۔ (فتاویٰ احمدیہ صـ ۱۷۵)

فدیہ

عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی دے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سنت اور اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتا ہے۔

رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص کے لئے ضروری نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہونے کی وجہ سے چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ اس نیت سے فدیہ دے کہ اللہ تعالیٰ اسے بوجہ بیماری یا سفر چھوٹنے والے ان روزوں کی قضا کی توفیق بخشے اور رمضان کے ان روزوں کے اجر سے محروم نہ فرمائے جو بوجہ مجبوری اسے چھوڑنے پڑے۔

رمضان کے روزوں کا لازمی فدیہ صرف ایسے ذی استطاعت لوگوں کے لئے ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضاء کر سکیں گے جیسے بوڑھا ضعیف جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا کوئی دائم المریض ہے یا حاملہ اور مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی عورت) ہے۔ ایسے لوگوں کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ہر روزہ کے عوض ایک آدمی کا دو وقت کا کھانا یا اس کے برابر رقم کسی کو دے دینی چاہئے۔

اگر روک عارضی ہو اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ بہر حال رکھنا ہوگا کیونکہ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کر سکا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ایک شخص نے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

پیارے آقا سیدنا و امامنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو
عالمگیر روزافزوں ترقیات اور نیا سال بہت ہی مبارک اور بے انداز خوشیوں، مسرتوں، کامیابیوں والا ہو۔

فرینکفرٹ سے
KLM ۱۰ جنوری سے ۱۳ مارچ ۹۷ء فرینکفرٹ تا کراچی کے لئے ۱۱۵۵ مارک۔
برٹش ائیرویز یکم جنوری سے ۳۱ مارچ فرینکفرٹ تا اسلام آباد ۱۳۷۹ مارک۔
کویت ایرلائنز یکم جنوری سے ۳۰ جون ۹۷ء فرینکفرٹ تا لاہور ۱۳۹۹ مارک۔
ٹرکش ایرلائن یکم جنوری سے ۳۱ مارچ ۹۷ء تک فرینکفرٹ تا کراچی ۱۰۵۰ مارک۔

IHR REISEBURO
FREIHAUS-LIEFERUNG DER BILLIGE
FLUG TICKETS WELT WEIT
ALLE PREISE JEDERZEIT UNANGEKUNDIGT ANDERBAR TAX
27.- DM.- TO BE ADDED TO FARE PRICES ARE TO SUBJECT CHANGE

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے شہزادہ قمرالدین مبشر آف مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں۔

SHAHZADA Q. MUBASHER
MUBASHER TRAVELS
90491 Nurnberg Witzleben Str 14
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-5978843
Mobiltel : 0171-2660679
Stadtsparkasse Nurnberg Kto. Nr. 1675616 BLZ 76050101

سب کچھ تیری عطا ہے
گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ
DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے
عمرہ یا حج
جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں
پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔
اس کے علاوہ
ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
Tel (069) 23 4563 MOBILE: 0172 946 9294

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ نے اپنی والدہ ماجدہ کی سیرۃ کے بارے میں جو مضمون رقم فرمایا تھا اس کا ایک اقتباس "خدمت خلق" کے عنوان سے روزنامہ "الفضل" ۱۲ اکتوبر کی زینت ہے۔ حضور نے متعدد واقعات بیان فرمائے ہیں جن سے حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کی بے کسوں، یتیموں، مساکین اور مظلوموں سے گہری ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے۔

وفات سے ایک سال پہلے ڈلہوزی میں قیام کے دوران بیماری کے باوجود رمضان میں آپؓ اپنے ہاتھ سے حضرت مصلح موعودؓ کے تمام عملے کی سحری کے لئے پراٹھے پکایا کرتی تھیں۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ خرچ کی تنگی کے باعث باورچی نے مہیا کئے جانے والے گھی میں مطلوبہ پراٹھے پکانے سے انکار کردیا تھا۔ آپؓ نے تکلیف کے باوجود خود پراٹھے پکانے شروع کئے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ اسی گھی میں سارے عملہ کی ضرورت پوری ہوتی رہی۔

آپؓ کو بھینس رکھنے کا بہت شوق تھا اور صبح کے وقت بڑی کثرت سے لوگ چھاچھ لینے آیا کرتے تھے۔ غریب اور معذور لوگوں کی چھاچھ میں مکھن بھی ڈال دیا کرتی تھیں جس کا اظہار آپؓ کی وفات کے بعد کئی لوگوں نے کیا۔ غرباء کی فراخدلانہ امداد کے باعث اپنے گھر میں بہت تنگی اٹھاتی تھیں اور اکثر کھانا اتنا سادہ ہوتا تھا کہ کھانا کھاتے ہوئے اگر کوئی ملنے والا آجاتا تو بچپن کی نادانی کی وجہ سے شرم محسوس ہوتی تھی۔ اسی طرح کپڑوں کی کمی بعض وقت سخت شرمندگی کا باعث بنتی تھی۔ کئی بار سکول سے اسی لئے غیر حاضر ہونا پڑتا تھا کہ مناسب کپڑے مہیا نہیں تھے۔

حضرت سیدہؓ نے کئی غریب لڑکیوں کی شادی کروائی، یتیموں کی پرورش کی۔ امداد کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا۔ اگر اپنے پاس کچھ نہ ہوتا تو متمول دوستوں کو توجہ دلا کر امداد کی صورت نکال لیتی تھیں اور کبھی قرض اٹھا کر بھی دوسروں کی ضروریات پوری کرتیں چنانچہ وفات کے وقت بھی آپؓ کئی ہزار روپے کی مقروض تھیں۔

کسی کو مشکل میں دیکھنا آپؓ کی طبیعت پر بہت شاق گزرتا تھا چنانچہ بارہا ایسے احباب جن سے حضرت مصلح موعودؓ ناراض ہو جاتے تھے، وہ آپؓ سے التجائیں کرتے کہ معافی دلوادیں۔ اور ان کی سفارش کرنے کے نتیجے میں بعض دفعہ آپؓ کو پرعذاب قربانی دینی پڑتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے دل ہی کچھ ایسا دیا تھا کہ دوسرے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

بیماروں کی تیمارداری بڑی ہمت سے کیا کرتیں۔ کئی بار عزیزوں کی بیماری کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر ہسپتال میں ہی رہنے کے لئے چلی گئیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی لمبی بیماریوں میں بھی اپنے گھر کو عملاً خیرباد کہہ دیا۔

★ ★ ★

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب بھیرویؓ کا حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ سے قریبی تعلق تھا اور یہی تعلق آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کے دامن سے وابستہ کرنے کا موجب بنا۔ آپؓ ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے، ۱۸۹۱ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور ۱۹۲۵ء میں ۵۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپؓ کا تعلق ایسے پیر خاندان سے تھا جس کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا۔ آپکے والد محترم نے آپکی دینی تعلیم کا خاص اہتمام کیا۔ آپکے اساتذہ میں حضرت مولوی خان ملک صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ بھی شامل تھے۔ آپکا مختصر ذکر خیر محترم محمود مجیب اصغر صاحب نے روزنامہ "الفضل" ۱۳ اکتوبر میں کیا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے امارت کا نظام جاری فرمایا تو حضرت مخدوم محمد صدیق صاحبؓ کو بھیرہ کا پہلا امیر مقرر فرمایا۔ آپؓ خاموش طبع تھے لیکن علوم دینی اور عقل و فراست کی خوبیوں سے آراستہ تھے۔ طب یونانی میں بھی دسترس رکھتے تھے، غرباء کے غمگسار اور ہمدرد تھے۔

★ ★ ★

حضرت مولوی محمد دلپذیر صاحبؓ بھیروی پنجابی کے مشہور شاعر اور علمی شخصیت تھے۔ ۱۸۶۵ء میں آپکی پیدائش ہوئی اور ۱۸۹۴ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ ۱۹۴۵ء میں آپؓ وفات پاگئے۔ آپکا ذکر خیر محترم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۳ اکتوبر میں شامل اشاعت ہے۔

قبول احمدیت سے قبل آپکے لٹریچر کے باعث دور دراز تک کے لوگ آپکے معتقد تھے۔ آپؓ نے چالیس سے زیادہ کتب شائع کیں۔ احمدی ہونے کے بعد آپکی قلمی کوششوں کا رخ احمدیہ تشریحات کی طرف منتقل ہوگیا۔ آپؓ کا دفتر بھیرہ کے بازار میں ایک چوبارہ میں تھا جہاں قرآن کریم بھی پڑھایا کرتے تھے۔ آپکو قرآن کریم کا پنجابی منظوم ترجمہ کرنے کی توفیق بھی ملی جس کا ذکر "سیارہ ڈائجسٹ" نے اپریل ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں کیا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۳۴۱ھ میں شائع ہوا تھا۔ آپؓ احمدیہ مسجد میں امام الصلوۃ اور خطیب بھی رہے اور سلسلہ کی قلمی خدمات کی بھی خوب توفیق پائی۔

★ ★ ★

حضرت میاں الہ دین صاحب بھیرویؓ ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپؓ اہل حدیث تھے۔ بہت عابد اور تہجد گزار تھے۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ کے ہمسایہ و معتقد تھے۔ ۱۸۹۸ء میں آپکے صاحبزادے حضرت میاں عبدالرحمن صاحبؓ کسی کام سے بھیرہ سے باہر نکلے اور قادیان جاکر بیعت کرلی اور پھر آپکو اس کی اطلاع دی۔ اس اطلاع سے آپکو شدید صدمہ ہوا اور آپؓ اپنے بیٹے کو سمجھانے کے لئے خود قادیان تشریف لے گئے جہاں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کرنے اور ایک تقریر سننے کے بعد بیعت کی سعادت پائی اور پھر دونوں نے واپس بھیرہ پہنچ کر خاندان کے باقی افراد کو بھی احمدیت سے وابستہ کردیا۔ ۱۹۰۵ء میں آپکی وفات ہوئی۔ روزنامہ "الفضل" ۱۵ اکتوبر میں آپؓ کا ذکر خیر آپکے پڑپوتے محترم محمود مجیب اصغر صاحب نے کیا ہے۔

★ ★ ★

ہمیں موصول شدہ رسائل میں ہفت روزہ "بدر" کے بعض شماروں کے علاوہ مجلس انصاراللہ امریکہ کا ترجمان انگریزی سہ ماہی مجلہ "النحل" بھی شامل ہے جسے مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی صد سالہ جوبلی کے حوالے سے شائع کیا گیا ہے۔

★★ جماعت احمدیہ برطانیہ کا "اخبار احمدیہ" نومبر/دسمبر ۹۶ء محترم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی یاد میں خصوصی اشاعت کے طور پر شائع ہوا ہے۔

★ ★ ★

ماہرین نے کنگرو کے ڈیڑھ کروڑ سال پرانے آثار دریافت کئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ کا کنگرو آجکل کے خرگوش کی طرح چھوٹا سا ہوتا تھا لیکن اس میں کنگرو کی تمام خصوصیات موجود تھیں۔ اگرچہ دنیا کے بہت سے لوگوں کو اس جانور کے بارے میں اس وقت معلوم ہوا جب مشہور جہاز ران کپتان جیمز کک نے ۱۷۷۰ء میں اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر کیا۔

کنگرو آسٹریلیا اور نیوگنی میں پائے جاتے ہیں اور اس کی تقریباً ۶۰ اقسام ہیں۔ ماہرین صرف بڑے کنگرو کو ہی "کنگرو" کہتے ہیں جبکہ ایسے کنگرو کو جس کی پچھلی ٹانگوں کی لمبائی دس انچ سے کم ہوتی ہے اسے "ولابی" کہتے ہیں۔ صرف بڑے کنگرو ہی چھلانگیں مارتے ہیں جبکہ چھوٹی نسل کا کنگرو تو اپنی دو ٹانگوں پر اچھل بھی نہیں سکتا۔ درختوں پر بسیرا کرنے والے کنگروں کی بعض اقسام تو اپنی اچھل کود کی عادت ہی بھول چکے ہیں۔ البتہ وہ اونچائی سے چھلانگ لگا سکتے ہیں۔

کنگرو عام طور پر رات کو کھانا پسند کرتا ہے، دن بھر آرام سے پڑا سوتا ہے یا ادھر ادھر گھومتا پھرتا ہے۔ پانی کے بغیر بھی لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے اور اگر پانی مل جائے تو خوب پیتا ہے۔ خیال ہے کہ یہ ریگستانی علاقہ کا جانور ہے۔ خوب پیٹ بھر کر جگالی بھی کرتا ہے۔ کنگرو کا سب سے بڑا دشمن ایک جنگلی قسم کا کتا "ڈنگو" ہے۔

کنگرو کا بچہ پیدائش کے وقت ایک اونس کا صرف ۳۵واں حصہ ہوتا ہے یعنی ایک گرام کے قریب۔ ۸ ماہ بعد اس کا وزن ۱۰ پونڈ ہو جاتا ہے اور پھر یہ مستقل طور پر ماں کی تھیلی سے باہر نکل آتا ہے اور بھاگنے دوڑنے لگتا ہے لیکن مزید ۶ ماہ تک ماں کا دودھ ہی پیتا ہے۔ یہ مضمون محترمہ عفت مسعود صاحبہ کے قلم سے ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" اکتوبر ۹۶ء میں شامل اشاعت ہے۔

بقیہ: **مسائل رمضان**

سوال کیا کہ میں نے آج سے پہلے کبھی روزہ نہیں رکھا، اس کا کیا فدیہ دوں۔ اس پر آپؑ نے فرمایا:

"خدا ہر شخص کو اس کی وسعت سے باہر دکھ نہیں دیتا۔ وسعت کے موافق گزشتہ کا فدیہ دے دو۔ آئندہ عہد کرو کہ سب روزے رکھوں گا"۔

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲، مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صـ ۹۱)

فدیہ کی مقدار

فدیہ کی مقدار کے متعلق اصولی ہدایت یہ ہے کہ "من اوسط ما تطعمون اھلیکم" (المائدہ: ۹۰)۔ جو تم بالعموم اوسطاً اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔

یعنی اپنے اوسط معیار کے موافق کھانا کھلانا چاہئے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کے لحاظ سے نصف صاع یعنی قریباً پونے دو سیر بیان کیا ہے۔ یہ ایک فوت شدہ روزے کا فدیہ ہوگا۔ جو دو وقت کے کھانے کے لئے کفایت کرے گا۔

فدیہ کس کو ادا کیا جائے

یہ ضروری نہیں کہ فدیہ کسی ایسے غریب کو ہی دیا جائے جو روزہ رکھتا ہو۔ اصل مقصد مستحق نادار کو کھانا کھلانا ہے خواہ وہ روزہ رکھ سکتا ہو یا کسی عذر کی بناء پر نہ رکھ سکتا ہو۔ اسی طرح فدیہ اسی پر واجب ہے جو ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ ورنہ ایک غیر مستطیع کے لئے ندامت، توبہ، استغفار، دعا اور ذکر الٰہی کا ورد کفایت کرے گا۔ فدیہ کی رقم جماعتی انتظام کے تحت جمع کرانی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کے دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے شخص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔

فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے"۔

(فتاویٰ احمدیہ صـ ۱۸۳)

فدیہ توفیق روزہ کا موجب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا یہ اس لئے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شی خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے وہ قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا"۔

(فتاویٰ احمدیہ صـ ۱۷۵)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

3/1/97 - 12/1/97

23 SHA'ABAN
Friday 3rd January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz - Nusrat Jehan Academy Vs Unique Scholars (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 17 (20.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 2.2.97(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	Bazm-e-Mushaira : Yaum-e-Masih-i-Maud - Part 1 (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 3.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 3.2.97
15.15	Bait Bazi - Lajna Imaillah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Prog:- 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Bücherelie 3) Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 3.2.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

24 SHA'ABAN
Saturday 4th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi- Lajna Imaillah (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Variety - Speech By : Maulana Mohammad Azam Akseer
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 3.1.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Danish Ahmadies at Nusrat Jehan Mosque , Denmark (27.11.96)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.1.97
15.30	Meet Our Friends - Steve Lebel
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - A Visit to Fazl-e-Omar Hospital -Rabwah
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.1.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

25 SHA'ABAN
Sunday 5th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - A Visit To Fazl-e-Omar Hospital - Rabwah (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends - Steve Lebel (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - A Visit to Fazl-e-Omar Hospital - Rabwah (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (27.1.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Swedish Guests at Kalmar , Sweden (1.12.96)
1430	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 5.1.97
15.30	Around The Globe : Hadhrat Khalifatul Masih III 's Visit To England (1978)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme-"Hyrje Ne Islam"- Introduction to Islam (Part 7)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Rush Rush 2) Büchereche 3) Zeit Zum Diskutieren 4) Huzur's Class May '96
20.00	Urdu Class (N)
21.00	MTA Variety - Dam of Dar-ul -Yemen
21.30	Dars-ul-Quran (No.13) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

26 SHA'ABAN
Monday 6th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe : Hadhrat Khalifatul Masih III 's Visit To England (1978) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends -6.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 13) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme - Speech "Religious Tolerance in Indonesians"
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 6.1.97
15.00	Sports- Waqfeen-e-Nau, Nasirabad
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme 1) Hadith 2) Begegnung mit Hazoor IV 3) Mach Mit (Gesichtspflege)
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV -6.1.97 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

27 SHA'ABAN
Tuesday 7th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Sports -Waqfeen-e-Nau , Nasirabad (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 6.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Yassarnal Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Noor Mosque, Oslo , Norway (22.9.89)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 7.1.97
15.00	Medical Matters : "Asthma " (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme1) Kinder Lernen Namaz 2) Nazm 3)Eure Briefe 4)Bucherecke
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Variety : Physical Fitness (No. 3)
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 7.1.97 (R)
23.00	Learning French
23.30	French Programme: "Life of The Holy Prophet (S.A.W) " By : Abdul Ghany Jahangeer Khan
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

28 SHA'ABAN
Wednesday 8th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Asthma " (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 7.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.45	Variety : Physical Fitness (No. 3)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Prog: Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 8.1.97
15.00	Durr-i-Sameen - Part 24
15.30	Canadian Desk : Speech "Zikr-i-Habib" By Maulana Mohammad Ashraf Arif at Jalsa Salana Canada 1995
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme 1)Islamische Presseschau 2)I.Q
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah- " Indonesian Dish -Gadoo Gadoo "
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 8.1.97 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

29 SHA'ABAN
Thursday 9th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 24 (R)
02.30	Canadian Desk : Speech "Zikr-i-Habib" By Maulaga Mohammad Ashraf Arif at Jalsa Salana Canada 1995
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 8.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Sindhi Programme - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (31.3.95)
08.00	Al Maidah "Indonesian Dish - Gadoo Gadoo " (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 9.1.97
15.00	Quiz- Nusrat Jehan Vs Al Ahmed Academy
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 17 (20.4.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
19.00	German Programme 1)Tarikhe Islam 2)Bücherecke 3)MTA - Varieté (Program Pakistanische Kulturveranstaltung)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira : Yaum-e-Masih-i-Maud - Part 2
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 9.2.97 (R)
23.00	Learning Dutch
23.55	*Credits and details for Next Shift*

30 SHA'ABAN
Friday 10th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz-Nusrat Jehan Vs Al Ahmed Academy (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 17 (20.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 9.1.97(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : Yaum-e-Masih-i-Maud -Part 2 (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 10.1.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 10.1.97
15.15	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Darul Rehmat vs Darul Sadr
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme:1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland (Liebighaus)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 10.1.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

1 RAMADHAN
Saturday 11th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Darul Rehmat vs Darul Sadr (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Variety- Speech By Maulana Mohammad Azam Akseer
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 11.1.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.30	Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Swedish Guests (2.12.96)
15.30	Meet Our Friends - Mohammed Ishaq Pensica
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - A visit to Dar-uz-Ziafat
19.00	German Programme 1)Der Diskussionskries (Leben in zwei Kulturn) 2) Nazm 3) Kindersendung mit Amir Sahib.
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK (R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
23.00	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

2 RAMADHAN
Sunday 12th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Variety - A visit to Dar-uz-Ziafat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends - Mohammed Ishaq Pensica
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Variety - A visit to Dar-uz-Ziafat (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (10.3.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.30	Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Nasir Mosque, Goteborg, Sweden (2.12.96)
15.30	Around The Globe - Handicrafts Exhibition'95 - Lajna Pakistan
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 8)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme 1)Hadith 2) Rush Rush V 3)Zeit Zum Diskutieren (Ramadan 1) 4)Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London
22.30	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 4 Friday, January 3, 1997 No. 1

سسکاٹون (کینیڈا) میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مرکز کا افتتاح

(کمانڈر چوہدری محمد اسلم، سیکرٹری جائیداد، جماعت کینیڈا)

عیسائی دنیا دن بدن پاپائیت سے بےزار ہوتی جا رہی ہے۔ ان کے کلیسا اور چرچ ویران ہوتے جا رہے ہیں۔ نئی نسل چرچ اور پادریوں کے رویوں سے ناخوش ہے۔ بعض پادریوں کی اخلاقی پستی کی قلعی یورپ کے اخبارات نے کھول کر رکھ دی ہے۔ بہر کیف اب مشیت ایزدی یہی ہے کہ یہ چرچ مسجدوں میں تبدیل ہو کر رہیں گے۔ اور یہ تثلیث گاہیں، واحد و یگانہ خدا کی عبادت گاہ بن کر رہیں گی۔ اور یہ غیر معمولی تبدیلی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ذریعہ دنیا میں نمایاں ہو رہی ہے۔

حال ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سسکاٹون شہر کے ایک خوبصورت علاقہ میں ایک عمارت جماعت احمدیہ نے خریدی ہے۔ سسکاٹون کے مشرقی حصہ میں واقع یہ ایک وسیع اور کشادہ جگہ ہے۔ نہایت موزوں اور برمحل ہے۔ اس کے سامنے بس سٹاپ ہے۔ اس کے دو ہال ہیں جس کے ایک ہال میں دو سو افراد اور دوسرے ہال میں پچاس افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کا مسقف حصہ ۳۵۰۰ مربع فٹ اور پلاٹ کا سائز ۱۰،۰۰۰ مربع فٹ ہے۔ اور اس عمارت کے حصہ میں بیس کاریں پارک ہو سکتی ہیں۔ اس سے قبل سسکاٹون میں ایک چھوٹا سا تبلیغی مرکز خریدا گیا تھا۔ جو جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے ناکافی ہو گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اب یہ کشادہ عمارت تبلیغی مرکز کے لئے عطا کر دی۔

بروز جمعۃ المبارک ۶ دسمبر ۱۹۹۶ء مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے خطبہ جمعہ سے اس کا افتتاح فرمایا جس میں ایک سو کے قریب مرد و خواتین نے شرکت کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ سسکاٹون کو نہایت سستے داموں اتنی اعلیٰ عمارت عطا کر دی ہے جو محل وقوع کے لحاظ سے نہایت موزوں اور مناسب ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اس جگہ کو آباد رکھیں اور یہاں آ کر خدائے واحد کی عبادت کیا کریں اور اس نئے تبلیغی مرکز کو اسلام اور احمدیت کا احسن رنگ میں پیغام پہنچانے کے لئے استعمال کریں۔ اس طرح پرسوز دعاؤں کے ساتھ جمعۃ المبارک کے خطبہ کے ساتھ اس نئے تبلیغی مرکز کا افتتاح ہوا۔

جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد احباب و خواتین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی اور خوشی و مسرت کا اظہار کیا گیا۔

اگلے روز ہفتہ کے دن ۷ دسمبر کو ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں غیر از جماعت دوستوں کو مدعو کیا گیا تھا جن کی تعداد ۴۰ کے قریب تھی۔ مہمانان خصوصی میں صوبائی وزیر صحت عزت مآب جناب ایرک کلائن (Eric Cline) جو سسکاٹون کے وزیر اعلیٰ کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوئے۔ اسی طرح فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ جناب کرس ایکس وردی (Chris - Axworthy) اور سسکاٹون شہر کے کونسلر جناب سلویہ ملر ہیپنر (Sylvia Miller Hapner) بطور نمائندہ Reeve شمولیت کی۔

اس اجلاس سے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سورہ الحج کی چند آیات تلاوت کیں اور ان آیات کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے معزز سامعین کو بتایا کہ اسلام دہشت پسندی اور بربریت کی ہرگز تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ اسلام صلح و آشتی، امن و رواداری اور اخوت و محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا مسجد خدا کا گھر ہے۔ اس میں غیر مسلم بھی آ کر عبادت کر سکتے ہیں۔ مسجد میں آنے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔

خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے مذکورہ بالا تینوں معزز مہمانان خصوصی کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے تحفے پیش کئے۔ ان خصوصی مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا اور کہا کہ آج اسلام کے بارے میں ہماری بہت سی غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔ اور ہمیں بے حد خوشی ہے کہ اب آپ لوگ اس جگہ کو (جو اس سے پہلے یہوواہ وٹنس کا چرچ ہوا کرتا تھا) خدائے واحد کی عبادت اور اسلام کی تبلیغ کے لئے استعمال کریں گے اور ہمیں یقین ہے کہ یہ تبلیغی مرکز اخوت و محبت، رواداری اور امن و سلامتی کا گہوارہ ہو گا۔ ان مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کے بعد معزز مہمان اور بعض دوسرے دوست تقریباً ایک گھنٹہ تک ٹھہرے رہے اور مختلف موضوعات پر باہمی تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

اس نئے تبلیغی مرکز کے افتتاح پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا:

"الحمد للہ بارک اللہ لکم۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور کثرت سے عبادت کرنے والے لوگ اس میں اکٹھے ہوں۔ کان اللہ معکم و ایدکم اللہ بروح القدس"۔

اگرچہ جماعت احمدیہ سسکاٹون ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن غیر معمولی قربانی کرنے والی اور مخلص جماعت ہے۔ انہوں نے اس تبلیغی مرکز کی خریداری میں کافی اخراجات خود برداشت کئے ہیں۔ ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں خصوصاً جماعت احمدیہ کیلگری نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اس لئے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کے لئے احباب جماعت خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ نیز احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سسکاٹون کے اس نئے تبلیغی مرکز کے قیام سے مغربی کینیڈا کے دلوں میں ایک غیر معمولی انقلاب برپا کر دے۔ اس مرکز کے ذریعہ جماعت احمدیہ سسکاٹون کی تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا ایک نیا باب روشن ہو۔ آمین۔

کینیڈا میں اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں منعقدہ تقریبات

☆ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہرہ آفاق لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا صد سالہ جشن یکم دسمبر ۱۹۹۶ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں بڑی شان کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر اس عالمگیر شہرت یافتہ کتاب کی نمائش بھی کی گئی جس میں دنیا کے مشہور و معروف زبانوں میں ترجمے بھی پیش کئے گئے۔ اس تقریب میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے بنیادی پانچ سوالوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے بڑی مسرت کے ساتھ صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات کے خصوصی پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کو جلسہ اعظم مذاہب کے عظیم الشان لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے صد سالہ جشن تشکر منانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ بعدہ مکرم خالد احمد قریشی صاحب نے "جلسہ اعظم مذاہب کا پس منظر اور کانفرنس کی کارروائی" پر روشنی ڈالی۔ اس شہرہ آفاق کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے سوال نمبر ایک یعنی انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتوں" پر مکرم پیر وحید احمد صاحب نے روشنی ڈالی۔ اور اس کتاب کے سوال نمبر دو یعنی "انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ" کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب نے خطاب کیا۔ اور اس مشکل ترین مضمون کو بڑے آسان اور سادہ پیرائے میں بیان فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب کے بعد مکرم قاضی مبارک احمد صاحب نے حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادیؓ کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کیا جس کا تعلق اس شہرہ آفاق لیکچر سے ہی ہے۔ اسی کتاب کے متعلق مکرم منیر الحق شاہد صاحب نے بچوں کے ساتھ سوال و جواب کی ایک مجلس منعقد کی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے تیسرے سوال یعنی "دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے" کے موضوع پر مکرم کلیم احمد صاحب ملک نے خطاب کیا۔ اس کتاب کے چوتھے سوال "کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے" کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا نے روشنی ڈالی۔ آخری اور پانچواں سوال "علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں" کے موضوع پر مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے وضاحت کی۔ ان پرمغز خطابات کے بعد مکرم کرنل انور احمد صاحب نے دنیا کے مذہبی حلقوں میں اس کتاب کی مقبولیت اور اگلی صدی پر اس کے گہرے اثرات پر روشنی ڈالی۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ جشن کی یہ تقریب بڑی شان و شوکت مگر بڑے وقار کے ساتھ منائی گئی اور بڑی کثرت کے ساتھ احباب نے شمولیت کی۔ اس تقریب میں غیر معمولی ذوق و شوق اور گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے نیک اثرات سے تمام دنیا میں ایک غیر معمولی روحانی انقلاب بپا کر دے۔

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی)

—○○○—

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے جوش و خروش مگر سادگی اور وقار کے ساتھ یکم دسمبر ۱۹۹۶ء بروز اتوار مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا صد سالہ جشن تشکر منایا۔

اس صد سالہ جشن تشکر کے اجلاس کی صدارت محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے علاوہ مختلف مقررات نے تقاریر کیں اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے مضامین اور اس کے پس منظر اور اس کی کامیابی کا ذکر کیا۔

آخر پر محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کروائی۔

اس صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر دنیا کی معروف زبانوں میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے ترجموں کی نمائش کی گئی تھی۔ تمام بہنوں نے اس جشن تشکر میں بڑے ذوق و شوق سے شرکت کی۔ اس موقع پر بہنوں کی خدمت میں چائے اور ڈونٹ سے تواضع کی گئی اور باہم ملاقات کے دوران اسلامی اصول کی فلاسفی موضوع سخن بنا رہا۔

(رپورٹ: نوروز ملک روزی)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سیٹنگ و ڈیزائننگ: محمود احمد ملک